1884ء سے 2008ء تک

قادیانیت کی

ناکامیوں کی مختصر روئداد

تالیف

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

ناشر: انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

www.khatmenubuwwat.org

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد
اشاعت اوّل : مئی 2008ء
ناشر : انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، پاکستان
پرنٹر :
قیمت :

ملنے کے پتے:
مکتبہ انور شاہ، جامعہ عربیہ چنیوٹ
مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار لاہور
مکتبہ قاسمیہ، اُردو بازار لاہور
مکتبہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ فاروقیہ، بالمقابل جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی

آئینہ

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	دیباچہ	08
	مرزا قادیانی کی ناکامیاں اور شکستیں	11
1	مختاری کے امتحان میں ناکامی	11
2	حصول اراضی کے مقدمہ میں ناکامی	11
3	مرزا کی خبیث امراض میں مبتلا نہ ہونے کی پیش گوئی	11
4تا6	براہین احمدیہ کے حوالہ سے ذلتیں	13
7تا11	محمدی بیگم کے حوالہ سے کئی ناکامیاں	14
12	ازدواجی حقوق ادا کرنے میں ناکامی	16
13	لیکھرام کے ہاتھوں رسوائی	16
14	منشی اندرمن مرادآبادی کے ہاتھوں ذلت	17
15تا16	قادیانی ہندو رؤسا کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ	17
17	مزید نکاح کرنے میں ناکامی	18
18	علمائے لدھیانہ کی طرف سے مرزا کا اولین محاسبہ	18

19	مولانا گنگوہیؒ کے ہاتھوں مرزا کی رسوائی	19
20 تا 22	الہامی فرزند عنموائیل پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی	20
23	سفر علی گڑھ میں تقریر کرنے میں ناکامی	21
24	مناظرہ دہلی میں شکست	22
25	مولوی غلام دستگیر قصوری کے مقابلہ سے فرار	22
26	پادریوں کے مقابلہ میں ہزیمت	23
27	مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مقابلہ میں شکست	23
28	کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے میں ناکامی	24
30 تا 37	مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار	25
38	مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مباہلہ اور اس کا انجام	28
39	منشی الٰہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی	28
40	مباحثہ میں حکیم نورالدین کی شکست	29
41	ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی	29
42 تا 44	ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں	29
45	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ہاتھوں ذلت وخواری	30
46	مولانا محمد حسین فیضی کے مقابلہ میں شکست	32
47 تا 50	مولانا کرم دین کے مقابلہ میں مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخی شکستیں اور ذلتیں	32

51	پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں رسوائی	33
52 تا 54	مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہاتھوں شکستیں	33
55	مرزا کی اپنی عمر کے متعلق پیش گوئی	35
56	اپنے گھر میں بیٹا پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی	36
57	قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی	36
58	زلزلہ کی پیش گوئی جو مرزائیت کے لیے ایک زلزلہ ثابت ہوئی	37
59	حرمین شریفین کے درمیان ریل گاڑی چلنے کی غلط پیش گوئی	38
60	ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کے مقابلہ میں شکست	38
61	ایک بیوہ عورت سے شادی کی پیش گوئی جو کبھی پوری نہ ہوسکی	40
62	مرید کے ہاں عالم کباب پیدا ہونے کی پیش گوئی جو پیدا نہ ہوسکا	40
63	مرزا غلام احمد کی موت کی جگہ کی پیش گوئی	42
64	لیکھرام کے مقابلہ میں شکست	42
65	عیسائیت کے خاتمہ میں ناکامی	44
66	مسیح موعود ہونے کی علامات منطبق کرنے میں ناکامی	46
67 تا 69	اہم کارنامے سرانجام دینے میں ناکامی	48
70	افغانستان میں قدم جمانے میں ناکامی	51
	قادیانیت کی ناکامیاں 1930 تا 2008ء	53
71	قادیان میں مجلس احرار اسلام کے دفتر کا قیام	53

www.khatmenubuwwat.org

72	قادیان میں احرار کانفرنس	54
73	حضرت امیر شریعت کے قتل کی ناکام سازش	54
74	مجلس احرار اسلام کے خاتمہ کی سازش	55
75	1937ء کے الیکشن میں قادیانی امیدواروں کی ناکامی	55
76	علامہ اقبال کی ضرب کلیمانہ	55
77	کشمیر کمیٹی کی آڑ میں سیاسی اثر ورسوخ کی ناکام کوشش	55
78	انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کا اخراج	56
79	مرزائیت کا سیاسی احتساب	56
80	طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے قادیانیوں کا اخراج	56
81	ایڈریس پڑھنے میں سر ظفر اللہ خان کی ناکامی	56
82	پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کے ادھورے خواب	57
83	منیر انکوائری رپورٹ کا پوسٹ مارٹم	57
84	سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج	58
85	افریقی ممالک میں قادیانیت کے پھیلاؤ میں کمی	58
86	ایم ایم احمد کے قائم مقام صدر بننے میں ناکامی	58
87	1965ء کی جنگ میں قادیانیوں کی ناکامی	59
88	ایس ایم اختر کی سازشوں کی ناکامی	59
89	قادیانیت کا مذہبی احتساب	60

www.khatmenubuwwat.org

90	ایئر مارشل ظفر چوہدری کی معطلی	60
91	قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ	60
92	بلوچستان سے قادیانیوں کا اخراج	61
93	رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد	61
94	سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج	61
95	1984ء کا صدارتی آرڈیننس	61
96	ووٹر لسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کا اخراج	62
97 تا 116	پاکستانی عدلیہ کے قادیانیوں کے خلاف اہم فیصلے	62
117 تا 125	قادیانیوں کے خلاف بین الاقوامی عدالتوں/فورموں کے فیصلے	64

دیباچہ

قادیانی 2008ء کو گولڈن جوبل کے طور پر منا رہے ہیں اور اپنی فرضی فتوحات کے چرچے کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ان کے اس پروپیگنڈہ کے جواب میں زیرنظر کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے تاکہ دنیا کو بتایا جا سکے کہ تحریر وتقریر، مناظرہ ومباہلہ، مختلف فورموں اور اسمبلیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو کیا فتوحات حاصل ہوئیں اور قادیانی کن عبرتناک شکستوں سے دوچار ہوئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی دجل وتلبیس کے ذریعہ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے میں مسلسل مصروف ہیں۔بعض اصل کتابیں یا تو چھاپتے نہیں اور اگر چھاپتے ہیں تو ان میں تحریف کرتے ہیں تاکہ قادیانیت کی نوجوان نسل اور مسلمان دونوں کو گمراہ کیا جائے دونوں ہی اصل حقائق سے بے خبر رہیں۔ان کی یہی کیفیت تاریخی حقائق کے متعلق ہے کہ وہ اپنی نوجوان نسل اور امت مسلمہ دونوں کے سامنے حقائق کو توڑ مروڑ کر اس طرح سے پیش کرتے ہیں کہ سچائی منہ چھپا کر رہ جاتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جانشینوں کی کتابیں بالخصوص تاریخ احمدیت کی بیس سے زائد جلدیں اس کذب بیانی کا شاہکار ہیں...... دور حاضر میں بال کی کھال اتارنے والے محققین نہ جانے اس طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔قادیانی تاریخی سچائیوں کا جس طرح حلیہ بگاڑ رہے ہیں وہ ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

1948ء سے (جب امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا تھا) قادیانی پاکستان کے خلاف مسلسل پروپیگنڈہ کیے جا رہے ہیں کہ حکومت ہم پر ظلم کرتی ہے، ہم مظلوم ہیں، عالمی سطح کے اعلیٰ

ترین اداروں تک وہ اس پروپیگنڈہ کو پہنچائے ہوئے ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص دوسرے کے مکان پر ناجائز قبضہ کر کے الٹا اپنے مظلوم ہونے اور اصل مالک کے ظالم ہونے کا تاثر دے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت قیامت کے لیے ہے اور تمام دنیا کے لیے ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا اب میں نبی بن گیا ہوں میں آخری نبی ہوں، اس نے ناموس رسالت مآب ﷺ پر ہاتھ ڈالا اور اصلی مسلمان ہونے کا مدعی ہوا۔اپنے ماننے والوں کے ماسوا سب کو کافر قرار دیا اور قادیانی دھڑلے سے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے لگے۔ پاکستانی مسلمانوں نے جب اپنے مذہبی حقوق پائمال ہوتے دیکھے تو انہوں نے قومی اسمبلی اور مختلف عدالتوں کے ذریعہ صرف اور صرف اپنے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا ہے اور بس...... اسے زیادتی کہنا دیوانہ پن نہیں تو اور کیا ہے...... اگر قادیانی، بہائیوں کی طرح اپنی الگ حیثیت تسلیم کر لیں تو مسلمانوں کا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے۔اسلامی اصلاحات استعمال کرنا چھوڑ دیں۔یہی بات علامہ اقبال نے بھی لکھی ہے۔

قادیانی دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی ہیں وہ اسلامی اصلاحات استعمال کرتے ہیں تو ان کے ساتھ مسلمانوں کا جھگڑا شروع ہو جاتا ہے...... ان جھگڑوں کے نتیجے میں عدالتیں مقدمات کی سماعت کرتی ہیں اور وہ وہی فیصلہ کرتی ہیں جو کہ 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کیا تھا اور جس کی صدر ضیاء الحق مرحوم نے 1984ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ توثیق کی تھی......

آمدم برسر مطلب! زیرنظر کتابچہ قادیانیوں کے منفی پروپیگنڈہ کے توڑ کی ایک کوشش ہے...... اس کتابچہ کی طرف فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ، جانشین سفیر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب اور مولانا قاری محمد رفیق وجھوی صاحب نے توجہ دلائی۔ احقر ان سب حضرات کا شکر گزار ہے۔

اللہ جل شانہ نے باطل پر حق کا غالب آنا قرآن مجید میں بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو ...

الکفرون اورقل جاء الحق وزهق الباطل ان البال کان زهوقا. یہ دوآیات توہر چھوٹے بڑے کو یاد ہیں۔

زیرنظر کتابچہ ان فرمودات الٰہیہ کی عملی روئداد ہے۔

احقر نے حالت سفر میں یہ تالیف کی ہے' وقت بہت مختصر اور عوارضات کا ہجوم...... جو کچھ لکھ سکا قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں کوئی کمی رہ گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ اور دیگر تصنیفات کو قبول فرما کر نافعیت عطا فرما دیں اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنا دیں۔ آمین ثم آمین

اس رسالہ کی تالیف کے دوران محترم رانا وقار احمد' مولانا محبوب الحسن طاہر خطیب عائشہ مسجد مسلم ٹاؤن لاہور اور سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے کتابیں فراہم کرنے میں خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین

مشتاق احمد

21 مئی 2006ء

باسمہ سبحانہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی ناکامیاں اور شکستیں

1- مختاری کے امتحان میں ناکامی:

مرزا قادیانی نے 1864ء تا 1868ء ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ملازمت کی۔ اس دوران اس نے اپنے دیرینہ دوست لال بھیم سین کے ہمراہ مختاری کا امتحان دیا جس میں بھیم سین پاس اور مرزا صاحب فیل ہو گئے۔

(1) (سیرت المہدی جلد اول ص 135)

(2) (رئیس قادیان ص 57,56 طبع جدید)

2- حصول اراضی کے مقدمہ میں ناکامی:

مرزا نے 1868ء میں سیالکوٹ کی ملازمت چھوڑ دی تو اس کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے اسے مقدمہ بازی پر لگا دیا جس پر اس کے بقول ستر ہزار روپے خرچ ہوئے لیکن اتنے گراں قدر اخراجات کے باوجود وہ مطلوبہ اراضی حاصل نہ کر سکا' ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان باب نمبر 9,8

3- مرزا کی خبیث امراض میں مبتلا نہ ہونے کی پیش گوئی جو کہ جھوٹی ثابت ہوئی

انبیاء کرام علیہم السلام کبھی بھی ایسے امراض میں مبتلا نہیں ہوئے جس سے

1- لوگ ان کے پاس آنے سے نفرت کریں۔

2- وہ امراض ہمیشہ ان کو لاحق رہیں۔

3- ان امراض کی وجہ سے وہ فریضہ تبلیغ کما حقہ ادا نہ کر سکیں مثلاً بنیادی اور سماعت کی کمزوری' لکنت ہونا وغیرہ

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نقالی کے شوق میں مرزا نے بھی یہ دعویٰ کر دیا کہ مجھے کوئی خطرناک مرض لاحق نہ ہوگا۔ وہ لکھتا ہے:

خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامن گیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور مرگی تو اس سے لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہو گیا اس لیے پہلے سے اس نے مجھے بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کروں گا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 31 روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ ص 67)

مرزا کا یہ دعویٰ واقعتہً من جانب اللہ ہوتا تو ضرور پورا ہوتا لیکن چونکہ یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہ تھا۔ اس لیے وہ خطرناک امراض میں ساری زندگی مبتلا رہا اس کی قدرے تفصیل یہ ہے۔

1- حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا..... اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ (سیرت المہدیٰ حصہ اول ص 13)

2- مرزا ان دوروں کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھتا تھا۔ (سیرت المہدیٰ حصہ اول ص 51)

3- مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے ہیں ایک شدید درد سر اور یہ مرض۔ مرض تقریباً پچیس برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔

(روحانی خزائن جلد 22 ص 377)

4- مجھے دو مرض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا...... یہ دونوں بیماریاں قریباً تیس برس سے ہیں۔ (نسیم دعوت ص 68' روحانی خزائن جلد 19' صفحہ 435)

5- مجھے دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کا مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 21' ص 373)

6- میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ (سیرت المہدیٰ جلد دوم' ص 55)

7- میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہا ہوں تاہم مصروفیت کا حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم' صفحہ 376)

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا صاحب کا خدائی وعدہ کہاں گیا؟ اسے خطرناک امراض کیوں لاحق ہوئیں' کیا سچے نبی کی یہ شان ہوتی ہے؟ اگر قادیانی دوست کھلے دل و دماغ سے اس نکتہ پر غور کریں گے تو راہ ہدایت پانا اور صحیح فیصلہ پر پہنچنا ان کے لیے آسان ہوگا۔

براہین احمدیہ کے حوالہ سے ناکامیاں

:4

مرزا قادیانی نے دین اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھنے کا وعدہ کیا لیکن مرزا بشیر احمد ایم اے کے بقول اس نے براہین احمدیہ کی مطبوعہ جلدوں میں صرف ایک دلیل بیان کی اور وہ بھی ادھوری۔ (سیرت المہدیٰ جلد 1' ص 93)

www.khatmenubuwwat.org

:5

مرزا قادیانی نے لوگوں سے ایڈوانس چندہ لیا تھا۔ براہین احمدیہ کی تصنیف واشاعت کے لیے لیکن وہ سب ڈکار گیا اور چندہ دینے والوں کے احتجاج پر انہیں خوب کوسا، ملامت کی کہ وہ مجھ سے چندہ کا حساب مانگتے ہیں۔ اس عرصہ میں مرزا کو جس ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے چندہ کی واپسی سے بچنے کے لیے جو عذر تراشے، بہانے گھڑے۔ ان کی تفصیلات ایک مستقل مقالے کا موضوع ہیں۔ دیکھیں رئیس قادیان جلد اول باب 19)

:6

براہین احمدیہ کے متعلق مرزا نے اعلان کیا تھا کہ یہ کتاب پچاس جلدوں میں لکھی جائے گی لیکن اس نے 1884ء میں چوتھی جلد لکھ کر سلسلہ ختم کر دیا لوگوں نے جب احتجاج کیا کہ یا تو ہماری ایڈوانس رقم (جو کہ پچاس جلدوں کی تھی) واپس کرو یا پھر مطلوبہ جلدیں لکھو تو اس نے 1905ء میں اکیس سال بعد براہین احمدیہ کی پانچویں جلد لکھی اور اس کے دیباچہ میں لکھا۔

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص7)

مرزا کی اس مضحکہ خیز دلیل سے واضح ہے کہ وہ پچاس جلدیں لکھنے سے عاجز رہا اور ذلت اس کا مقدر بنی۔

(9,8,7) محمدی بیگم کے حوالہ سے کئی ناکامیاں:

مرزا قادیانی نے پہلی شادی غالباً 1856ء میں اپنے حقیقی ماموں کی بیٹی حرمت بی بی سے کی، اس کے بطن سے دو لڑکے سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے۔ اس کے بعد مرزا نے اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات ختم کر دیئے مگر طلاق نہ دی۔ حرمت بی بی چونکہ مرزا کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کی قریبی رشتہ دار تھی اور مرزا نے اپنے الہامات کی آڑ میں محمدی بیگم سے بڑھاپے کے عالم میں نکاح

کرنا چاہا لیکن محمدی بیگم کا والد احمد بیگ راضی نہ ہوا تو مرزا نے محمدی بیگم کے والد کو دباؤ میں لانے کے لیے حرمت بی بی کو 1891ء میں طلاق دے دی اور اپنے بیٹے مرزا افضل احمد سے بھی اس کی بیوی کو طلاق دلوادی۔ واضح رہے کہ فضل احمد کی بیوی، احمد بیگ کی بھانجی تھی۔ آفریں ہے مرزا احمد بیگ پر کہ اس نے یہ دونوں صدمے برداشت کر لیے لیکن مرزا قادیانی کو رشتہ نہ دینے پر ثابت قدم رہا۔ بہرحال

مرزا قادیانی کا گھر اجڑنا

اس کے بیٹے کا گھر اجڑنا

محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونا

یہ تین ذلتیں اور ناکامیاں مرزا قادیانی کا مقدر بنیں۔

:11,10,9

مرزا کے مجموعۂ وحی تذکرہ، سیرت المہدیٰ وغیرہ کتب کے مطالعہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونا تقدیر مبرم ہے اور تقدیر الٰہی ٹل نہیں سکتی۔ محمدی بیگم کا اگر مرزا سلطان محمد سے نکاح ہو گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ مرزا سلطان محمد اڑھائی سال کے عرصہ میں مر جائے گا اور محمدی بیگم بہرحال بیوہ ہو کر میری زوجیت میں آئے گی لیکن ایسا نہ ہو سکا اس لئے کہ مرزا قادیانی 1908ء میں اور مرزا سلطان محمد 1948ء میں فوت ہوا۔ محمدی بیگم بوڑھی ہو کر 1966ء میں دنیا سے رخصت ہوئی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ

☆ محمدی بیگم جو کہ مرزا کی آسمانی بیوی تھی، اس سے مرزا سلطان محمد نے نکاح کیا اور مرزا منہ دیکھتا رہ گیا۔

☆ محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں نہ آئی۔

☆ اور مرزا قادیانی، محمدی بیگم کے وصال کی حسرت لیے ہوئے مر گیا۔

www.khatmenubuwwat.org

12- ازدواجی حقوق ادا کرنے میں ناکامی:

مرزا صاحب نے 1884ء میں حضرت جہاں بیگم سے دوسری شادی کی تو ان کی قوت مردانہ کسی بیماری کے سبب بالکل ختم ہو چکی تھی۔ شادی کے بعد سات آٹھ ماہ تک مرزا بیوی کے قریب نہ جا سکا۔ یہ تفصیلات خاصی مزیدار ہیں۔ اس کا حوالہ الحمدللہ راقم الحروف کی دریافت ہے جو کہ احقر کے توجہ دلانے پر بعض حضرات نے اپنی کتابوں میں مکمل طور پر چھاپ دیا ہے اگر کسی قاری کے پاس اصحاب احمد کی تیرہویں جلد ہو تو حافظ حامد علی کی روایات کے ضمن میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مولانا رفیق دلاوری مرحوم نے اگرچہ اصحاب احمد کا حوالہ نہیں دیا لیکن انہوں نے اسی مفہوم کی اور کئی روایات رئیس قادیان جلد اوّل باب 22 میں لکھی دی ہیں۔

13- لیکھرام کے ہاتھوں رسوائی:

مرزا نے ایک دفعہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے غیر مسلم رؤسا اور مذہبی رہنماؤں کو دعوت دی کہ وہ حق کے طلبگار بن کر قادیان آئیں۔ ایک سال قیام کریں تو وہ میری صحبت میں رہ کر ضرور آسمانی نشان دیکھیں گے اور مشرف باسلام ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے کوئی نشان نہ دیکھا تو میں دوسو روپے ماہوار کے حساب سے جرمانہ ادا کروں گا۔ آپ آنے سے پہلے مجھے خط لکھ کر اطلاع دیں اور اپنی سچی طلب پر ایک حلف نامہ لکھ دیں جو اخبارات میں شائع کیا جائے۔

اتنا کون احمق ہوتا کہ وہ اپنا کاروبار اور سارے معمولات زندگی چھوڑ کر مرزا کے پاس آ کر رہے۔ اس لئے مرزا کا مقصد بہرحال ہو جاتا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو ایک سال کی شرط نہ لگاتا۔ حضور ﷺ سے کافروں نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فوراً ایسا کر دکھایا مہلت نہیں مانگی۔ بایں ہمہ مرزا کی توقع کے خلاف ہندو پنڈت لیکھرام نے قادیان میں یک سالہ قیام پر آمادگی ظاہر کی تو مرزا نے جان چھڑانے کے لیے متعدد عذر تراشے مثلاً

۱ آپ اپنے پانچ مختلف شہروں کے آریہ سماج سے اپنے مذہبی پیشوا ہونے کی سند حاصل کریں۔

۲ آپ پہلے یہ ثابت کریں کہ آپ کی حیثیت دوسو روپے ماہوار آمدنی کی ہے۔

۳ آپ قادیان آنے سے پہلے چوبیس سو روپے کسی مہاجن کے پاس بطور تاوان انکار اسلام جمع کرا دیں۔

۴۔ کبھی ثالث کی شرط لگائی۔

آخرکار پنڈت لیکھرام قادیان آ دھمکا اور مرزا قادیانی سے شرائط پر گفتگو کرنی چاہی لیکن مرزا نے رسید تک نہ دی لیکھرام نے فوری نوعیت کے معجزہ کا مطالبہ کیا لیکن مرزا کسی قسم کا کوئی معجزہ دکھانے سے عاجز رہا مرزا صاحب نے لیکھرام کے ہاتھوں جو ذلت اٹھائی تھی اس کا اپنی کتاب فریاد درد میں تفصیلی ذکر کیا ہے۔ کتاب کے نام سے ہی مندرجات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان جلد اوّل باب نمبر 23 تا 25

14- منشی اندرمن مرادآبادی کے ہاتھوں ذلت:

پنڈت لیکھرام کی طرح منشی اندرمن مرادآبادی نے بھی قادیان میں یک سالہ قیام کے لیے مرزا قادیانی سے خط و کتابت کی۔ مرزا قادیانی نے اس سے ناقابل عمل قسم کی شرائط طے کیں۔ اس نے کہا۔

1- آپ ضمانت دیں کہ ایک سال کے دوران کوئی دوسرا ہندو معجزہ دکھانے کا مطالبہ نہ کرے گا۔

2- معجزہ دیکھنے کے بعد منشی صاحب اگر مسلمان نہ ہوں تو وہ جرمانہ ادا کریں گے۔ اس طرح فضول اور ناقابل عمل شرائط پیش کر کے مرزا نے اپنی جان چھڑائی۔

15- قادیانی ہندو رؤسا کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ:

اسی اثناء میں قادیان کے ہندو امراء کا ایک وفد مرزا قادیانی کے پاس ایا اور اس نے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔ مرزا نے کہا کہ ایک سال میں میرا ایک الہام بھی پورا ہو گیا تو میں سچا۔ وفد نے کہا ایک سال میں آپ پر جتنے الہام ہوں سب کے سب سچے ثابت کرنے ہوں گے۔ مرزا

www.khatmenubuwwat.org

نے اس مطالبہ کے پورا کرنے سے انکار کیا تو وفد نے کسی مقررہ تاریخ پر کوئی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا لیکن مرزا صاحب اس سے بھی انکاری ہوگئے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان جلد اوّل باب 27۔

:16

معجزہ دکھانے سے مرزا کے عاجز آنے کی خبر جب عام ہوئی تو اس کی شہرت کو نقصان پہنچا۔ تلافی کے لیے مرزا نے معاشی طور پر اپنے محتاج دس ان پڑھ ہندوؤں کی طرف سے اپنے نام ایک درخواست متعلقہ معجزہ نمائی تیار کی جس پر منت سماجت اور غلط بیانی کر کے ان کے دستخط کرا لیے اور اشتہار چھاپ دیا۔ جب ان دس ہندوؤں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جوابی اشتہار چھپوایا کہ ہم میں سے بعض اردو بالکل نہیں جانتے اور بعض معمولی درجہ کی جانتے ہیں۔ اس لیے ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ مرزا ہم سے کس تحریر پر دستخط کرا رہا ہے۔ اس نے ہمیں کہا تھا کہ یہ میرے الہامات ہیں تم گواہ رہنا۔ ہم تو مرزا کے الہامات بھی نہیں مانتے ہمیں مرزا کے الہامات اور معجزات سے کوئی غرض نہیں ہے۔

اس طرح مرزا قادیانی کا یہ منصوبہ بھی ناکام ہو کر رہ گیا۔

17- مزید نکاح کرنے میں ناکامی:

حضرت جہاں بیگم سے شادی کے بعد مرزا مزید نکاح کرنے کے خواب دیکھتا رہا اور خواتین مبارکہ پانے کے الہامات وہ شائع کرتا رہا لیکن اسے نصرت جہاں بیگم کے بعد کسی تیسرے نکاح کا موقع نہ مل سکا۔ ع

رہی دل کی دل میں حسرتیں کہ نشاں قضا نے مٹا دیا

18- علمائے لدھیانہ کی طرف سے مرزا قادیانی کا اوّلین محاسبہ:

مرزا قادیانی 1884ء میں جب اس نے براہین احمدیہ شائع کی اور لدھیانہ آ کر مجدد ہونے کا دعویٰ کا اور اپنے الہامات لوگوں کو سنائے تو مولانا مفتی محمد عبداللہ لدھیانوی، مولانا محمد لدھیانوی،

مولانا عبدالعزیز لدھیانوی تینوں حضرات بہت پریشان ہوئے۔ مرزا کے متعلق استخارہ کیا جس میں اس کا جھوٹا اور دینا دار ہونا معلوم ہوا تو انہوں نے مرزا قادیانی کے زندیق اور ملحد ہونے کا فتویٰ جاری کیا جس پر مرزا بہت تلملایا لیکن اہل حق کب کسی کی پروا کرتے ہیں کچھ دنوں بعد مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ اور مولانا گنگوہیؒ نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ پھر مولانا غلام دستگیر قصوری نے ایک استفتاء مرتب کر کے ہندوستان کے تمام مسالک کے علماء و مشائخ سے مرزا کے کفر کا فتویٰ لیا۔ پھر ایک استفتاء مکہ مکرمہ روانہ کیا وہاں پر مولانا رحمۃ اللہ کیرانوی موجود تھے۔ انہوں نے تحقیق کر کے جواب لکھا اور اس پر حرمین شریفین کے علماء کی تصدیقات بھی پہنچ گئیں۔ اسی طرح مولانا بٹالوی کے ایک استفتاء پر ملک بھر سے علماء و مفتی حضرات نے مرزا اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ یوں علماء کرام کے ہاتھوں اپنے دعویٰ کی ابتداء ہی میں ذلیل و خوار ہوا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان حصہ دوم اور راقم الحروف کی کتاب تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ۔

19- مولانا گنگوہیؒ کے ہاتھوں مرزا کی رسوائی:

1- مرزا قادیانی نے دوسرے علماء و مشائخ کی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی کو بھی دعوت مناظرہ دی جو کہ انہوں نے قبول کر لی لیکن انہوں نے تقریری مباحثہ کی شرط لگائی تاکہ عوام الناس کو بھی حق و باطل کا علم ہو سکے لیکن مرزا کا ہمیشہ کی طرح تحریری مباحثہ پر اصرار رہا۔ شرائط طے نہ ہونے کی وجہ سے مناظرہ کی نوبت نہ آ سکی۔

2- مولانا گنگوہیؒ نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق کفر کا ایک تفصیلی فتویٰ جاری کیا تھا جس کا مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ انوار الاسلام ص 46 روحانی خزائن جلد 9 ص 47 پر اعتراف کیا ہے۔

مولانا گنگوہی کے اس فتویٰ سے مرزائیت کو کتنا نقصان پہنچا اس کا مرزا قادیانی کی درج ذیل عبارت سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

اخر ھم الشیطان الاعمی والغول الاغویٰ یقال لہ رشید احمد الجنجوھی

www.khatmenubuwwat.org

وھو شقی کالامروھی ومن الملعونین.

ترجمہ: ان میں سے آخری شخص وہ شیطان اندھا اور گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ (مولانا احمد حسن) امروھی کی طرح بدبخت اور ملعونوں میں سے ہے۔

(انجام آتھم ص252 روحانی خزائن جلد نمبر 11)

20-الہامی فرزند عنموئیل پیدا ہونے کی غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی کہ مرزا کو بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کرنے کی سوجھی اور اس موقع کو اس نے اپنے مخالفین کے لیے ایک کھلی نشانی قرار دیا اور اس لڑکے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا ''وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے معنی سمجھ نہیں آئے۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظھر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔'' (اشتہار 20 جنوری 1886ء

(تبلیغ رسالت جلد اول ص59)

20 فروری 1886ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے لڑکے کی تاریخ پیدائش اور سال متعین نہ کیا تھا لیکن 22 مارچ 1886ء کے اشتہار میں زیادہ سے زیادہ مدت 9 سال مقرر کردی کہ اس دوران وہ لڑکا لازماً پیدا ہو جائے گا۔ 8 اپریل 1886ء کے اشتہار میں لکھا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا بہت جلد پیدا ہونے والا ہے لیکن معلوم نہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے یا بعد میں کسی وقت پیدا ہوگا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ پیش گوئی کے مطابق عنموئیل کی جگہ مئی 1886ء میں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس پر مرزا صاحب کا بڑا مذاق اڑایا گیا۔ اسے بڑی ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

:21

کچھ عرصہ بعد 7 اگست 1887ء کو مرزا کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جسے اس نے عنموئیل قرار

دیا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول ص99)

اس پر قادیان میں مبارک سلامت کا شور برپا ہوا۔ بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ اس نومولود کا نام بشیر احمد رکھا گیا جو 19 دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 3 ص89)

بشیر اول کے انتقال پر مخالفین نے مرزا پر خوب طعن کی تو مرزا نے ایک کتاب حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر المعروف سبز اشتہار شائع کیا اور بے بنیاد تاویلیں کیں مرزائیوں کو مرزا قادیانی کا یہ اصول یاد رکھنا چاہیے۔

''کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔'' (نزول المسیح ص186)

:22

بشیر اول کی وفات کے بعد مرزا کے ہاں ایک بیٹا 14 جون 1899ء کو پیدا ہوا تو مرزا نے اسے پیش گوئی کا مصداق قرار دیا۔

(تریاق القلوب ص95 طبع دوم)

اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا تھا اور نابالغی کے زمانہ میں ہی اس کی شادی کر دی تھی لیکن بدقسمتی سے یہ لڑکا بھی 9 سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے پہلے فوت ہو گیا۔

(تبلیغ رسالت جلد 10 ص126)

بدنامی و ذلت کے اس تماشا سے تنگ آکر مرزا نے اپنے بڑے بیٹے مرزا محمود احمد کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیا جو کہ 1889ء میں پیدا ہوا تھا اور اسی غرض سے اس کے نام میں بشیر الدین کا اضافہ کیا گیا۔ حالانکہ مرزا محمود اس پیش گوئی کا کسی اعتبار سے مصداق نہیں بن سکتا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان باب نمبر 36 فصل 6)

23-سفر علی گڑھ میں تقریر کرنے میں ناکامی:

1889ء میں مرزا قادیانی علی گڑھ گیا تو وہاں کے مسلمانوں نے صداقت اسلام پر اس سے

www.khatmenubuwwat.org

تقریر کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مرزا اس قابلیت کا شخص نہ تھا' نہ علم نہ قوت بیان آخر کار اپنے الہامات کی آڑ لے کر تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ سید تفضل حسین نے بہت منت سماجت کی لیکن مرزا نہ مانا' کسی شخص نے جو کہ مولوی اسماعیل علی گڑھی کا ملاقاتی تھا کہ دیا کہ مرزا نے علمی قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی تک یہ تبصرہ پہنچا تو اس نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اسے کوسا حالانکہ اس شخص کا تجزیہ درست تھا۔ اس لیے کہ مرزا نے اپنی تعلیم نامکمل چھوڑ دی تھی اور اس بات کا اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کو بھی اعتراف تھا۔ وہ لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود کسبی علوم کے لحاظ سے کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے اور نہ علم مناظرہ میں آپ کو کوئی خاص دسترس تھی۔'' (سیرت المہدی)

25-مناظرہ دہلی میں شکست:

مناظرہ لدھیانہ میں شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی نے دہلی جا کر قسمت آزمائی کا سوچا۔ چنانچہ دہلی جا دھمکا اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی کو دعوت مناظرہ دی۔ مولانا نذیر حسین اس وقت کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے شاگرد خاص مولانا محمد بشیر سہسوانی کو مناظرہ کے لیے مقرر کر دیا۔ چنانچہ 18 اکتوبر 1891ء کو جامع مسجد دہلی میں مناظرہ ہوا جس میں شکست کھانے کی پرانی روایت مرزا نے برقرار رکھی۔

نوٹ: مناظرہ لدھیانہ کا ذکر آگے آئے گا (مؤلف)

26-مولوی غلام دستگیر قصوری کے مقابلہ سے فرار:

مرزا قادیانی کا سسر فیروز پور میں محکمہ انہار کا ملازم تھا اور مرزا اس سے ملاقات کے لیے وقتاً فوقتاً جاتا رہتا تھا اور فیروز پور کے علماء کو چیلنج بھی کرتا تھا۔ فیروز پور چھاؤنی میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا داماد ایک ممتاز تاجر تھا۔ شہر کے سرکردہ لوگوں نے اسے کہا کہ آپ مولانا غلام دستگیر قصوری کو حقیقت حال بتائیں اور انہیں فیروز پور آنے کا کہیں۔ داماد کی زبانی پتہ چلنے پر مولانا

قصوری کتابوں سمیت فیروز پور آ گئے لیکن مرزا طرح دے گیا۔ رؤسائے شہر کے بے حد اصرار پر فیروز پور کی بجائے لاہور میں مناظرہ کرنا منظور کیا جس کے لیے 25 دسمبر 1892ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مقررہ تاریخ پر لاہور میں ہزاروں علماء اور عوام جمع ہو گئے۔ مولانا قصوری بھی پہنچ گئے لیکن مرزا نہ خود آیا نہ ہی اپنا کوئی نمائندہ بھیجا۔ پانچ چھ دن انتظار کرنے کے بعد مولانا قصوری واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت بعض مسلمانوں نے لاہوری مرزائیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا ہم نہ کہتے تھے۔

جلد ہو جائے گا آشکار
کہ جگنو کو سمجھے ہو تم اک شرارہ

28-پادریوں کے مقابلہ میں ہزیمت:

امرتسر میں جب مرزا ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کر رہا تھا۔ امرتسر کے عیسائیوں نے اندھے' کوڑھی اور برص زدہ افراد جمع کر کے مرزا سے کہا اگر تم واقعتہً مسیح ہو تو ان افراد کو شفایاب کر کے دکھاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مشہور ہے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے۔ مرزا نے جان بچانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ہی انکار کر دیا۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

29-مولانا عبدالحکیم کلانوری سے مقابلہ میں شکست:

جنوری 1892ء کے آخر میں مولانا عبدالحکیم کلانوری نے مرزا سے لاہور میں اس کے دعویٰ مسیحیت کے موضوع پر مناظرہ کیا جو کہ مرزا کی خواہش کے مطابق تحریری تھا۔ مرزا قادیانی ہمیشہ تحریری مناظرہ کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحریر (مندرجہ سیرت المہدیٰ) کے مطابق مرزا نے اپنی زندگی میں صرف پانچ مناظرے کیے اور وہ سب تحریری تھے۔ تقریری مقابلہ سے مرزا سخت عاجز تھا اور مولانا دلاوری کے بقول تقریری مباحثہ سے وہ اس طرح بھاگتا تھا جس طرح شکار شیر کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں مرزا نے ایک توبہ نامہ لکھا جس کا

www.khatmenubuwwat.org

خلاصہ یہ تھا کہ میں نے اپنی کتابوں فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جہاں جہاں یہ لکھا ہے کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں میں نے دعویٰ نبوت کیا ہے وہاں نبوت سے میری مراد حقیقی نبی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم ص94 تا96)

مولانا رفیق دلاوری رئیس قادیان جلد دوم باب34 میں لکھتے ہیں کہ

مرزا نے اس معاہدہ کی پاس داری کی اور آٹھ نو سال یعنی 1901ء تک منقولہ الفاظ دوبارہ استعمال نہ کیے۔ 1901ء میں ٹیچی ٹیچی کے بے حد اصرار یا کسی اور نہ معلوم وجہ سے مرزا نے اعلانیہ دعویٰ نبوت کر دیا اور "ایک غلطی کا ازالہ" نامی کتابچہ لکھ کر تمام حدود پھلانگ گیا۔

30- کشمیر میں قادیانی ریاست قائم کرنے میں ناکامی:

سیاسی غلبہ کی کوشش ہر جھوٹے مدعی نبوت کا شیوہ رہا ہے۔ مرزا قادیانی بھی اس ضابطہ سے مستثنیٰ نہ تھا۔ حکیم نوالدین بھیروی جو کہ عمدہ طبیب اور عالم تھا لیکن اپنی فکری بے راہ روی اور آزاد خیالی کے باعث گمراہ ہوا اور مرزا قادیانی سے جا ملا اور اس کا دست راست بن گیا۔ 1891, 1890 میں حکیم نورالدین مہاراجہ کشمیر کا بطور شاہی طبیب ملازم تھا۔ اس نے وہاں مہاراجہ کی عنایات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہر محکمہ میں قادیانی بھرتی کرنے شروع کر دیئے۔ معزول مہاراجہ پرتاب سنگھ نے اس امر کی شکایت وائسرائے ہند سے کی جو کہ ان دنوں کشمیر کے دورہ پر آیا ہوا تھا تو وائسرائے نے پرتاب سنگھ کو مہاراجہ اور راجہ امر سنگھ کو اس کا نائب بنا دیا اور ساتھ ہی حکیم نورالدین کو بارہ گھنٹے میں کشمیر چھوڑنے کا نوٹس دیا۔ حکیم نورالدین نے بدحواس ہو کر مرزا کو دعا کے لیے خط لکھا۔ مرزا نے خط ملنے پر نوٹس کی واپسی کے لیے ساری رات رو رو کر دعائیں کیں جو کہ شرف قبولیت نہ پا سکیں اور مہاراجہ کشمیر کا نوٹس برقرار رہا۔ کشمیر واپسی سے ناامید ہو کر حکیم نورالدین نے قادیان میں ڈیرے ڈال لیے اور جعلی نبوت کا کاروبار چلانے میں مرزا قادیانی کی معاونت کرنے لگا۔ یہ دلچسپ داستان رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر 44 میں تفصیلاً موجود ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ سے فرار

مرزا قادیانی نے متعدد مواقع پر مولانا محمد حسین بٹالوی کو دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے دعوت قبول کر لی تو مرزا مناظرہ سے انکاری ہو گیا۔ اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

:31

اپریل، مئی 1891ء میں مولانا بٹالوی کو مرزا نے تحریری مناظرہ کی دعوت دی لیکن انہیں جواب الجواب کا حق نہ دیا۔ دونوں فریقوں نے اپنے اپنے دلائل پر مشتمل صرف ایک پرچہ لکھنا تھا اور مناظرہ ختم ظاہر ہے کہ اس بے سر و پا مناظرہ کی نوبت ہی نہ آ سکی۔

:32

مولانا بٹالوی 9 مئی 1891ء کو لدھیانہ آئے اور مرزا سے مناظرہ کی خواہش ظاہر کی جو کہ اس کی اپنی دعوت مباحثہ کا ردعمل تھا لیکن مرزا کی بے جا ضد کی وجہ سے شرائط مناظرہ طے نہ ہو سکیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (رئیس قادیان جلد دوم باب14)

:33

مرزا آٹھ دفعہ ناقابل عمل شرائط طے کر کے مناظرہ سے بچتا رہا تو آخر کار مولانا بٹالوی نے اس کی سب شرائط مان لیں اور مرزا کے سسرالی مکان پر جا پہنچے اور اسے مناظرہ پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ 20 جولائی 1891ء کو تحریری مناظرہ شروع ہوا جو کہ 12 دن جاری رہا۔ آخر کار مرزا نے ہتھیار ڈال دیئے اور مباحثہ بند کر دیا۔

اسے مباحثہ لدھیانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

:34

اگست 1891ء میں مرزا نے مولانا بٹالوی کو پھر دعوت مناظرہ دی اور جب انہوں نے منظور کر لی تو چپ سادھ لی۔ کوئی پتہ نہ چلا کہ مرزا کہاں ہے؟

www.khatmenubuwwat.org

:35

مولانا بٹالوی نے مرزا قادیانی کے کفر کے متعلق ایک سوال نامہ مرتب کیا اور ہر مسلک کے معتبر علماء و مفتی حضرات کی خدمت میں بھیجا۔ سب علماء و مفتی حضرات نے مرزا اور مرزائیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ تفصیل کے لیے دیکھیں رئیس قادیان جلد دوم ص26۔

:36

فروری 1892ء میں مرزا، مولانا محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ کرنے کی نیت سے لاہور آیا۔ مولانا بٹالوی کو علم ہوا تو وہ مرزا سے پہلے ہی لاہور آ پہنچے۔ مرزا ابھی ستانے نہ پایا تھا کہ مولانا بٹالوی نے پیغام مباحثہ بھیج دیا۔ مولانا بٹالوی کے کہنے پر علمائے لاہور نے بھی دعوت مباحثہ دی اس پر مرزا لاہور چھوڑ کر سیالکوٹ چلا گیا۔ مولانا نے وہاں بھی تعاقب کیا تو مرزا نے اپنے الہام کا سہارا لے کر سیالکوٹ سے بھی کوچ کیا۔ معززین شہر کے اصرار پر مرزا نے یہ بہانہ کیا کہ بٹالوی مجھے کافر کہتا ہے اور گالیاں دیتا ہے اس لیے مناظرہ نہیں کروں گا۔ لوگوں نے گالیاں نہ دینے کی ضمانت دی، ملک قطب الدین خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے تحریری مباحثہ کی تجویز دی لیکن "مرزا نے میں نہ مانوں" کی رٹ جاری رکھی۔ یہی معاملہ جالندھر اور فیروز پور میں پیش آیا۔

37- مولانا بٹالوی کے رسوا ہونے کی جھوٹی پیش گوئی:

مرزا قادیانی کا اصول تھا کہ بدنام ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا۔ کسی نہ کسی بہانے وہ لوگوں کو اپنے وجود کا احساس دلاتا رہتا تھا۔ 19 شعبان 1310ھ کو اس نے الہام پیش کیا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی چالیس دن کے اندر ذلیل و خوار ہوگا۔ یہ چالیس دن 10 شوال 1310ھ کو پورے ہوئے تو تین دن بعد یعنی 13 شوال 1310ھ بمطابق 30 اپریل 1892ء کو مولانا بٹالوی نے اپنے پرچہ میں لکھا کہ میں الحمدللہ مکمل صحت مند ہوں میری اولاد اور ذرائع آمدنی بھی قادیانی سے زیادہ ہیں۔ اس لیے اب شاید مرزا یہ تاویلیں کرے کہ

1- اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے۔
2- اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین میرے فلاں سوال کا جواب دینے سے عاجز رہا۔
3- اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد حسین کی اولاد میں سے فلاں کو نزلہ اور بخار ہو گیا تھا۔
4- محمد حسین کو رمضان کے روزوں نے خوب ستایا ہے۔

(اشاعۃ السنۃ جلد15 صفحہ 184, 185)

38- مولانا بٹالوی کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی:

مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے مخالف کے ہاتھوں مار بھی کھا رہا تھا اور ساتھ یہ کہتا جا رہا تھا کہ اب مارے گا تو نتیجہ دیکھ لے گا۔ کچھ یہی حال مرزا قادیانی کا تھا۔ اس نے علماء و مشائخ کے ہاتھوں بے پناہ ذلت اٹھائی، ناکامیاں دیکھیں لیکن پھر بھی انہیں للکارنے اور ان کے متعلق پیش گوئیاں کرنے سے باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ ایک بار پھر اسے پیش گوئی کا شوق چرایا اور 4 مئی 1893ء کو مولانا بٹالوی کے قادیانی ہو جانے کی پیش گوئی کر دی اور وقفہ وقفہ سے اس کو دہراتا رہا لیکن اس کی یہ پیش گوئی کبھی پوری نہ ہو سکی اور وہ مولانا بٹالوی کو اپنا مرید بنانے کی حسرت لیے دنیا سے چلا گیا۔

تفصیل کے لیے دیکھیں۔

(1) تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ از راقم الحروف عفا اللہ عنہ
(2) رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر 55

38- علماء و مشائخ کو مباہلہ کا نمائشی چیلنج:

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ 161 پر ان تمام علماء اور مفتی حضرات کو دعوت مباہلہ دی جو اسے کافر قرار دیتے ہیں۔

اس دعوت مباہلہ میں اس نے خاص طور پر میاں نذیر حسین دہلوی اور مولانا بٹالوی کا نام لیا یہ دعوت مباہلہ 10 دسمبر 1892ء کو دی گئی۔

www.khatmenubuwwat.org

مولانا بٹالوی نے جواب دیا کہ پہلے مرزا اپنی کتابوں میں تحریر کردہ عقائد کے متعلق حلف اٹھائے گا کہ قرآن وحدیث کی یہی مراد ہے جو مرزا نے تحریر کی ہے اور یہی مطالب صحابہ کرام تابعین اور آئمہ کرام نے سمجھے ہیں اور مرزا کہے گا کہ اگر اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا مجھ پر ایسی لعنت نازل کرے جو آج تک کسی پر نازل نہیں ہوئی۔

یہ مسکت جواب سن کر مرزا اپنا چیلنج بھول گیا اور دوبارہ نام بھی نہ لیا۔

39- مولانا عبدالحق غزنوی کا مرزا سے مباہلہ اور اس کا انجام:

مرزا قادیانی نے 25 اپریل 1893ء کو علماء ومشائخ کو مباہلہ کا چیلنج دیا مباہلہ کے لیے بلائے گئے حضرات میں مولانا بٹالوی، مولانا محی الدین لکھووالی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالحق غزنوی وغیرہ حضرات کے قابل ذکر ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا عبدالحق غزنوی نے دعوت مباہلہ قبول کرلی۔ مرزا نے جواب الجواب میں اشتہار شائع کیا جس میں تاریخ مباہلہ 10 ذیقعد 1310ھ بمطابق 27 مئی 1893ء بمقام عیدگاہ امرتسر مقرر کی گئی۔

چنانچہ مقرر تاریخ پر عیدگاہ امرتسر میں فریقین جمع ہوئے اور دعا کی کہ جو شخص باطل پر ہے وہ حق والے کی زندگی میں ذلیل ہوگا۔ مرزا قادیانی کے حق میں اس مباہلہ کے درج ذیل برے اثرات ظاہر ہوئے۔

1- مرزا نے عبداللہ آتھم کے ساتھ مناظرہ میں شکست کھائی۔
2- اس نے آتھم کے مرنے کی پیش گوئی جو کہ پوری نہ ہوسکی۔
3- مولوی عبدالحق غزنوی صحت مند اور الٰہی انعامات سے مالا مال رہے۔
4- مرزا کے مرید اسماعیل ساکن جنڈیالہ اور یوسف خان سرحدی عیسائی ہوگئے۔
5- مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو بمقام لاہور ہیضہ سے مرگیا جبکہ مولانا عبدالحق غزنوی مرزا کی موت کے 9 سال بعد 16 مئی 1917ء کو جاں بحق ہوئے۔

40- منشی الٰہی بخش کے مرزائی ہونے کی غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کے مرزائی ہونے کی پیش گوئی کی جو کہ غلط ثابت ہوئی۔ منشی صاحب قادیانیت قبول کرنے کی بجائے مدت العمر قادیانیت کی تردید میں مصروف رہے۔ انہوں نے مرزائیت کی تردید میں عصائے موسیٰ کے نام سے ایک کتاب لکھی جو کافی مشہور ہوئی۔

41- مباحثہ میں حکیم نورالدین کی شکست:

مولانا اصغر علی روحی اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر اور خاصے فاضل شخص تھے۔ انہوں نے دو دفعہ حکیم نورالدین کو لاہور میں گھیرا اور مرزا کے دعاوی پر گفتگو کرنا چاہی لیکن حکیم صاحب دونوں دفعہ غچہ دے گئے۔

42- ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہونے کی پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اب تک کی گئی پیش گوئیوں کو معمولی سمجھ کر ان پیش گوئیوں کا دائرہ وسیع کیا اور ایک عالمی سطح کی پیش گوئی کی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا نے فروری 1894ء میں کتاب نورالحق شائع کی تو اس کی پہلی جلد صفحہ 44,43 پر ملکہ برطانیہ اور اس کی اولاد کے مسلمان ہوجانے کی پیش گوئی کردی۔ اس وقت ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی حکمران تھی۔ اس کے بعد بالترتیب شاہ ایڈورڈ ہفتم، شاہ جارج خامس، شاہ ایڈورڈ ہشتم حکمران بنے لیکن کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ قادیانی اس کی تاویل یہ کرتے رہے کہ اگرچہ انہوں نے زبان سے اقرار نہیں کیا لیکن دل سے سب کے سب مسلمان تھے۔ سچ ہے

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

45,44,43 ڈپٹی عبداللہ آتھم کے حوالہ سے مرزا کی شکستیں اور ذلتیں:

1893ء میں مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کیا جو کہ پندرہ دن جاری رہا۔

www.khatmenubuwwat.org

مناظرہ میں مرزا بازی ہار گیا تو اپنی ناکامی چھپانے کے لیے مناظرہ کے آخری دن یعنی 5 جون 1893ء کو پیش گوئی کی کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ یہ پندرہ ماہ کی مدت 5 ستمبر 1894ء کو پوری ہو رہی تھی۔ مرزا اور اس کے پیروکار آتھم کی موت واقع نہ ہونے پر بے حد پریشان تھے۔ اس پریشانی کے ازالہ کے لیے اس نے

-1 عبداللہ آتھم پر قاتلانہ حملے کرائے لیکن وہ محفوظ رہا۔

-2 دشمن کے خاتمہ کے لیے کتابوں میں لکھے ہوئے عملیات پر عمل کیا لیکن اس کے تمام حربے ناکام ہو گئے اور آتھم زندہ سلامت رہا تو عیسائیوں نے اس پر بڑا جشن منایا۔ آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر بٹالہ میں ایک زبردست جلوس نکالا۔ مرزا کا پتلا جلایا۔ اس کے گلے میں رسہ ڈالا اور اسے پھانسی دی پھر نذر آتش کر دیا۔

تفصیلات کے لیے دیکھیں:

-1 رئیس قادیان حصہ دوم باب نمبر 64 تا 82۔

-2 ردقادیانیت کے زریں اصول از مولانا منظور احمد چنیوٹی۔

-3 اہم پیش گوئیاں اور ان کا جائزہ از حافظ محمد اقبال رنگونی۔

اس واقعہ سے مرزا کی درج ذیل ناکامیاں اور ذلتیں معلوم ہوئیں۔

-1 آتھم کے ساتھ مناظرہ میں اس کی شکست۔

-2 آتھم کی ہلاکت کی کوشش میں ناکامی۔

-3 آتھم کے متعلق پیش گوئی غلط ثابت ہونے پر رسوائی۔

46- حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی کے ہاتھوں ذلت وخواری:

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ایک بڑے روحانی پیشوا اور جید عالم دین تھے۔ آپ 1890ء میں حج کے لیے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں مستقل قیام کا ارادہ کیا تو بارگاہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس جانے کا اشارہ ہوا۔ حضرت حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکی نے بھی ایک کشف کی بنا پر حکم دیا کہ ہندوستان واپس جائیں وہاں ایک فتنہ نمودار ہونے والا ہے اس کا

استیصال کریں۔

آپ واپس تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی نے دعوئ مسیحیت کیا۔ آپ نے اس کے رد میں شمس الھدایۃ فی اثبات حیات المسیح تحریر کی۔ مرزا نے جواب میں آپ کو عربی میں تفسیر نویسی کا چیلنج کیا۔ پیر صاحب نے چیلنج قبول کیا اور تفسیر نویسی کے لیے 25 اگست 1900ء کو بمقام بادشاہی مسجد لاہور آنے کی دعوت دی۔ مقررہ تاریخ پر حضرت پیر صاحب ہزاروں علماء کرام سمیت بادشاہی مسجد پہنچ گئے لیکن مرزا میدان میں نہ آیا۔ اس نے بہانہ کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی پٹھان ہیں اور وہ غصہ سے بھرے ہوئے ہیں مجھے قتل کر دیں گے۔ مرزا کا خاصا انتظار کرنے کے بعد جب پیر صاحب اور ان کے ارادت مند مسجد سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لاہور کے گلی کوچوں میں بکثرت اشتہار لگے ہوئے ہیں جس کا عنوان تھا پیر صاحب گولڑہ شریف نے امام آخرالزمان کے مقابلہ سے فرار کیا ہے۔ مسلمان مرزائیوں کے اس جھوٹ سے سخت بیزار ہوئے اور انہیں مرزا کے جھوٹا ہونے کا مکمل یقین ہو گیا۔

مرزا کے مرید احسن امروہی نے شمس الھدایۃ کے جواب میں شمس بازغہ لکھی تو پیر صاحب نے مرزا کی کتاب اعجاز المسیح اور امروھی کی کتاب شمس بازغہ کے جواب میں سیف چشتیائی لکھی جس کی مولانا تھانوی اور علامہ کشمیری نے بھی تعریف کی لیکن مرزا قادیانی نے پیر صاحب اور ان کی باتوں کو خبیث قرار دیا (معاذ اللہ)۔ اسی طرح اس نے پیر صاحب کو اپنی کتاب اعجاز احمدی میں ملعون قرار دیا ہے۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم نے سچ لکھا ہے کہ مرزا اگر سچا نبی ہوتا تو انبیاء کرام کی زبان استعمال کرتا وہ جھوٹا تھا اس نے مخالفین کو گالیاں ہی دینی تھیں۔ حضرت پیر صاحب کی اس معرکہ آرائی کی تفصیلات کے لیے دیکھیں۔

(1) مہر منیر از قلم مولانا فیض احمد فیض گولڑوی۔

(2) تاریخ محاسبہ قادیانیت از قلم پروفیسر خالد شبیر احمد۔

(3) تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ از راقم الحروف عفی عنہ

www.khatmenubuwwat.org

47- مولانا محمد حسن فیضی کے مقابلہ میں شکست:

مولانا محمد حسن فیضی موضع بھیں تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال کے باشندہ تھے۔ علوم وفنون خصوصاً عربی ادب میں مہارت نامہ حاصل کیا تھا۔ آپ نے اپنا ایک عربی قصیدہ لکھ کر مرزا کو پیش کیا اور کہا آپ اسے صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنادیں میں آپ کو صاحب الہام مان لوں گا۔ مرزا دیر تک کاغذ ہاتھ میں لے کر بیٹھ رہا اور پڑھ نہ سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی وہ قصیدہ غیر منقوط تھا یعنی اس میں ب ت ج خ وغیرہ نقطے دار حروف نہ تھے۔ مولانا فیضی نے مرزا کو تحریری طور پر دعوت مناظرہ دی جسے قبول کرنے کی وہ جرات نہ کرسکا۔ مولانا فیضی کی زندگی میں تو مرزا منقار زیر پر رہا جیسے ہی ان کا انتقال ہوا وہ آپے سے باہر ہوگیا اور مولانا مرحوم کے انتقال کو اپنا معجزہ قرار دیا۔

48 مولانا کرم دین کے ساتھ مرزا کی مقدمہ بازی اور اس کی تاریخی شکستیں وذلتیں:

مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسن فیضی کے انتقال کے بعد ان کے خلاف بدزبانی کی تو ان کے چچازاد بھائی مولانا کرم دین کو بہت دکھ پہنچا۔ انہوں نے اس بدزبانی کے خلاف مرزا کو قانونی نوٹس بھیجا تو پیش بندی کے طور پر مرزا کے مرید خاص حکیم فضل دین بھیروی نے مولانا کرم دین کے خلاف یکے بعد دیگرے تین مقدمات دائر کیے۔ پہلا مقدمہ کی سماعت کے دوران مرزا نے اپنی فتح کے الہامات شائع کیے۔ جاء ک الفتح ثم جاء ک الفتح . الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل لیکن مرزا کے ان الہامی وعدوں کے برعکس مولانا کرم دین مقدمہ میں بری ہو گئے تو قادیانی جماعت نے دوسرا مقدمہ دائر کردیا جس میں مولانا پر مرزا کی کتاب نزول المسیح چوری کا الزام لگایا لیکن استغاثہ اپنا دعویٰ ثابت نہ کرسکا اور عدالت نے مولانا کرم دین کو بری کردیا۔

دومقدموں میں ناکامی پر قادیانیوں نے مولانا کرم دین کے خلاف تیسرا مقدمہ دائر کردیا۔ اس مقدمہ میں عدالت نے مولانا کرم دین کو معمولی سا جرمانہ کیا جو کہ انہوں نے فوراً ادا کردیا۔

جوابی کارروائی کرتے ہوئے مولانا کرم دین نے رائے سنسار چند مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ مرزا نے مولانا محمد حسن فیضی کی خلاف بدزبانی کی ہے۔ اس پر قادیانیوں نے اعتراض کیا کہ مولانا فیضی کے بیٹوں کی موجودگی میں مولانا کرم دین کو مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں پہنچا۔ عدالت نے اس نکتہ سے اتفاق کرتے ہوئے مولانا کا دعویٰ خارج کردیا۔ مرزا نے اس موقع پر جہلم میں اپنی کتاب مواہب الرحمٰن بکثرت تقسیم کی تھی اور اس کتاب میں مرزا نے مولانا کرم دین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔ اس بنیاد پر انہوں نے مرزا کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کردیا۔ مقدمہ کی سماعت کی خاصی لمبی تفصیلات ہیں۔ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ سماعت مکمل ہونے کے بعد رائے سنار چند مجسٹریٹ نے مرزا قادیانی کو 500 روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ ماہ قید کا حکم سنایا۔

اس سزا کے خلاف مرزا نے سیشن جج امرتسر عدالت میں سزا معاف کرنے کے لیے درخواست دائر کی جس نے ماتحت عدالت کا فیصلہ کالعدم قرار دیا۔

52- پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں رسوائی:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قصبہ علی پور ضلع سیالکوٹ کے ایک بڑے بزرگ تھے آپ نے مرزا قادیانی کے تعاقب میں مختلف علاقوں کے دورے کیے اور قادیانیت کے خلاف تقریریں کیں۔ 1900ء میں جب پیر مہر علی شاہ صاحب لاہور تشریف لائے تھے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آپ نے 22 مئی 1908ء کو شاہی مسجد لاہور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے جلد ذلیل ہوکر مرنے کی پیش گوئی کی جو کہ حرف بحرف پوری ہوئی اور مرزا اس تقریر کے صرف چار دن بعد ہیضہ میں مبتلا ہوا اور اپنی ہی نجاست پر گر کر چل بسا۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ہاتھوں شکستیں:

53- مناظرہ مد:

30,29 اکتوبر 1902ء کو مولوی سرور شاہ قادیانی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے درمیان

بمقام مدمناظرہ ہوا موضوع بحث یہ تھا کہ مرزا کے دعوے سچے ہیں یا جھوٹے۔اس مناظرہ میں سرور شاہ نے منہ کی کھائی۔مرزا قادیانی کو اس شکست کا پتہ چلا تو اس نے قصیدہ اعجازیہ میں مولانا ثناء اللہ کو خوب گالیاں دیں اور انہیں گمراہ' جھوٹا' مفسد' بھیڑیا' متکبر' جہنم کا رہنما' بچھو وغیرہ القابات دیئے۔

54- قادیان آنے کے متعلق غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اعجاز احمدی کے صفحہ 37 پر مولانا امرتسری کے متعلق تین پیش گوئیاں کیں۔

(ا) وہ تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے قادیان میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔

(ب) اگر وہ آئے تو چونکہ وہ جھوٹے ہیں اس لیے وہ مجھ سے پہلے مریں گے۔

(ج) میرے اردو اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہیں گے۔

دوسری پیش گوئی کا مولانا نے جواب دیا کہ کس نے پہلے مرنا ہے اور کس نے بعد میں یہ کسی انسان کو معلوم نہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

پہلی پیش گوئی کے جواب میں جنوری 1903ء میں مولانا ثناء اللہ قادیان پہنچ گئے۔مرزا کے ساتھ رقعہ بازی ہوتی رہی لیکن مرزا میدان میں نہ آیا اور نہ ہی پیش گوئیوں کی پڑتال کا کوئی طریق کار وضع کیا۔تفصیل کے لیے احقر کی کتاب ''تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ'' ملاحظہ فرمائیں۔

تیسری پیش گوئی کے جواب میں مولانا امرتسری نے قصیدہ اعجازیہ میں موجود اغلاط کی نشاندہی کی اور کہا ان اغلاط کے ہوتے ہوئے یہ قصیدہ معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

55- مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ:

مولانا ثناء اللہ نے مرزا قادیانی کا جس شدت سے محاسبہ کیا تھا۔اس سے تنگ اور عاجز آکر مرزا نے مولانا امرتسری کے نام ایک خط 15 اپریل 1907ء کو بصورت اشتہار شائع کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر میں ایسا ہی جھوٹا اور مفسد ہوں تو میں اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کو اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا کی دعا قبول فرمائی اور اس اشتہار کے تیرہ ماہ بارہ دن بعد (بتاریخ 26 مئی 1908ء بمطابق 24 ربیع الثانی 1326ھ) مرزا مر گیا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری 1948ء کو سرگودھا میں واصل بحق ہوئے۔

56- مرزا کی اپنی عمر کے متعلق غلط پیش گوئی:

مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے متعلق پیش گوئی کی کہ میری عمر اسی برس یا چند سال زیادہ یا چند سال کم ہوگی (تریاق القلوب مندرجہ روحانی خزائن ص 152' جلد 15)

اس سے زیادہ وضاحت ایک دوسری جگہ مرزا نے کی۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 12' ص 259,258)

اب آیئے مرزا کی تاریخ پیدائش معلوم کرتے ہیں۔مرزا لکھتا ہے

''اب میری ذاتی سوانح یہ ہے کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔(کتاب البریہ حاشیہ ص 177 روحانی خزائن جلد 13)

اور مرزا کی وفات 26 مئی 1908ء کو ہونا اتنا مشہور ہے کہ اس کے لیے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔اس حساب سے مرزا کی کل عمر 68 یا 69 سال بنتی ہے جبکہ مرزا کے مزعومہ الہام کے مطابق اس کی عمر کم از کم 74 سال ہونی چاہیے تھی جو کہ نہ ہوئی۔مرزائیوں نے یہ تاویل کی کہ حضرت صاحب نے اپنی تاریخ پیدائش غلط لکھی ہے کسی نے تاریخ پیدائش 1837ء قرار دی تو کسی نے 12 فروری 1835ء کسی نے تحقیق کی کہ حضرت 1833ء میں پیدا ہوئے تھے۔

مرزائیوں کی یہ کھینچا تانی صرف اس لیے ہوئی ہے کہ مرزا کی عمر 74 سال ثابت ہو جائے۔

بہرحال مرزا کی عمر اس کے الہام کے مطابق نہ ہونا اس کے لیے ایک بڑی ذلت ہے۔

www.khatmenbuwwat.org

57-اپنے گھر میں بیٹا ہونے کی غلط پیش گوئی:

مرزا نے 16 ستمبر 1907ء کو الہام سنایا۔ انا نبشرک بغلام حلیم۔

(البشریٰ جلد 2 ص 134)

اس طرز کے متعدد الہامات البشریٰ میں درج ہیں۔ آخری الہام تھا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ لیکن مرزا کی یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی اور ستمبر 1907ء کے بعد اس کے گھر میں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا اور مرزا اپنے ہی فتویٰ کا مصداق بن کر رہ گیا۔

''خدا پر جھوٹا باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے۔''

(1) (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 418)

(2) (روحانی خزائن جلد 5 ص 409)

58- قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی:

بیسویں صدی کی ابتداء میں ہندوستان میں طاعون پھیلی جس کے متعلق مرزا نے کہا کہ وہ میری دعا کا نتیجہ ہے اور میرے منکرین کے لیے عذاب ہے' جو لوگ مجھے نبی مانیں گے صرف وہی محفوظ رہیں گے باقی ہلاک ہو جائیں گے۔

خلاصہ عبارت (1) (ملفوظات ج 7 ص 522 مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

(2) (حقیقۃ الوحی ص 224' روحانی خزائن جلد 22)

(3) (دافع البلاء ص 10,8,5)

دافع البلاء میں لکھا ''بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 230)

مرزا کی ان تحریروں کے مطابق قادیان میں طاعون نہ آنا چاہیے تھا لیکن طاعون آیا اور بڑے زور وشور سے آیا۔ مرزا نے خوف دہ ہو کر درج ذیل کام کیے۔

1- بیٹر کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ (سیرت المہدیٰ جلد نمبر 1 صفحہ 50)

2- وبا والے شہر سے کوئی کارڈ آتا تو اسے چھونے کے بعد ہاتھ دھوتا تھا۔ (الفضل 28 مئی 1937ء)

3- طاعون سے بچاؤ کے لیے گولیاں تیار کیں۔ (الفضل 14 اپریل 1946ء)

4- مرزا نے اپنا مکان چھوڑ دیا اور قادیان سے باہر واقع ایک باغ میں رہائش اختیار کی۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5' ص 39)

5- مرزا نے فتویٰ جاری کیا کہ طاعون سے مرنے والے شخص کو غسل دینے اور کفن پہنانے کی ضرورت نہیں جنازہ کے لیے اس کی میت سے 100 گز کے فاصلہ پر کھڑے ہوں۔ (الفضل 21 مارچ 1915ء)

6- مرزا نے اپنے گھر میں طاعون پہنچا' اس کی نوکرانی مسماۃ غوثاں اور نوکر ماسٹر محمد دین کو طاعون لاحق ہوا تو انہیں گھر سے نکال دیا گیا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5' ص 115)

7- مرزا کے بڑے بڑے مرید طاعون سے ہلاک ہوئے مثلاً برہان الدین جہلمی' محمد افضل ایڈیٹر البدر اور اس کا بیٹا، مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی' مولوی محمد یوسف سنوری وغیرہ

59-زلزلہ کی پیش گوئی جو مرزائیت کے لیے ایک زلزلہ ثابت ہوئی:

مرزا قادیانی اپریل 1905ء میں اپنی تازہ وحی لوگوں کو سنائی کہ عنقریب ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم)

لیکن وہ زلزلہ نہ آیا۔ دس گیارہ ماہ سکون سے گزر گئے تو مرزا نے 2 مارچ 1906ء کو اس عظیم زلزلہ کی دوبارہ پیش گوئی کی =

ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم میں لکھا:

''بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لیے ظہور میں آئے گی۔ (روحانی خزائن جلد 21' صفحہ 258)

مزید لکھا:

www.khatmenubuwwat.org

"آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 253)

مرزا کو اس بڑے زلزلہ کا انتظار ہی رہا۔ چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی اور وہ پیش گوئی کر کے ذلیل وخوار ہوا۔

60- حرمین شریفین کے درمیان ریل گاڑی چلنے کی غلط پیش گوئی:

مرزا کے زمانہ میں خلافت اسلامیہ کا سلسلہ قائم تھا اور ترکی کا فرمانروا مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر المومنین کہلاتا تھا۔ ترکی حکومت نے حرمین شریفین کے درمیان سفر کی مشکلات کم کرنے کے لیے ریل گاڑی چلانے کا منصوبہ بنایا اور مرزا قادیانی کو اس کی خبر ہوگئی تو اس نے تحفہ گولڑویہ سمیت کئی کتابوں میں ریل کے مجوزہ منصوبہ کو اپنی سچائی کی دلیل قرار دیا اور ریل چلانے کے اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے تین سال کی مدت مقرر کی۔ تحفہ گولڑویہ 1900ء میں لکھی گئی تھی اس حساب سے 1903ء تک ریل چلنی چاہیے تھی لیکن مرزا کی اس پیش گوئی کی نحوست یہ پڑی کہ ترکی حکومت نے وہ منصوبہ ہی ختم کر دیا بلکہ خود منصوبہ بنانے والی حکومت بھی نہ رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج اس پیش گوئی کو جو تین سال میں پوری ہونی تھی ایک سو پانچ سال ہو رہے ہیں لیکن پوری نہیں ہوئی۔

61- ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کے مقابلہ میں شکست:

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جو مرزا قادیانی کے دام تزویر میں پھنسے پھر اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور مرزائیت پر لعنت بھیج دی۔ ڈاکٹر صاحب بیس برس قادیانی رہے۔ (چشمہ معرفت ص 337) توبہ تائب ہونے کے بعد انہوں نے مرزا کا محاسبہ شروع کیا۔ مرزا اعتراف کرتا ہے کہ (ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے) اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب ومکار، شیطان دجال، شریر اور حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس

پرست اور مفسد اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3، ص 557)

مرزا قادیانی نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف کو بدنام کرنا شروع کیا اور الزام لگایا کہ وہ نبوت کا دعوے دار ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی پر زور تردید کی اور کہا مرزا نے یہ جھوٹ بولا ہے۔

اس حربہ میں ناکام ہو کر مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی موت کی پیش گوئی 30 مئی 1906ء کو شائع کی اور 16 اگست 1906ء کو اسے پھر دہرایا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3، صفحہ 560)

ڈاکٹر صاحب نے 16 اگست 1906ء کو اسی لب ولہجہ میں جواب دیا اور کہا۔

مرزا مسرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3، ص 559)

ڈاکٹر صاحب نے یکم جولائی 1906ء کو ایک اور اپنا الہام شائع کیا کہ آج سے چودہ ماہ تک مرزا بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مرزا یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ جولائی 1907ء سے چودہ ماہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3، ص 591)

اس پیش گوئی کے مطابق مرزا کو اگست 1908ء سے پہلے مرنا تھا۔ مرزا نے جواب میں 5 نومبر 1907ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ خدا نے مجھے بتایا کہ تیری عمر بڑھے گی اور دشمن کی بات پوری نہ ہوگی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3، ص 591)

مرزا نے مزید لکھا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پہلے مرے گا اور میری عمر بڑھے گی۔

(روحانی خزائن جلد 23، ص 337)

ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی کے مطابق مرزا کو اگست 1908ء سے پہلے مرنا تھا اور ہوا بھی ایسے ہی۔ مرزا 26 مئی 1908ء کو اپنے انجام کو پہنچ گیا جبکہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا 1919ء میں

www.khatmenubuwwat.org

انتقال ہوا اور مرزا کی ذلت ظاہر ہو کر رہی۔ اس کے اپنے الفاظ میں (1) کیونکر ممکن ہے کہ صادق کی پیش گوئی جھوٹی نکلے۔

(تریاق القلوب ص 330)

۲ یہ بات سچی ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔ (چشمہ معرفت ص 337، روحانی خزائن جلد نمبر 23)

62-ایک بیوہ عورت سے شادی کی پیش گوئی جو کبھی پوری نہ ہو سکی:

مرزا قادیانی کو شادیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ وہ محمدی بیگم سے شادی کے لیے بے تاب رہا جب وہ آرزوئے وصال پوری نہ ہو سکی اور محمدی بیگم کی دوسری جگہ شادی ہو گئی تو مرزا کو پھر بھی اس کے بیوہ ہو کر اپنے حبالۂ عقد میں آنے کی خواہش رہی۔ انتظار کی اس کیفیت میں مرزا نے مولانا بٹالوی کو اپنا یہ الہام سنایا بکرٌ وثیبٌ اور کہا کہ کنواری عورت سے تو نکاح ہو چکا اب بیوہ سے نکاح کا انتظار ہے۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 201)

مرزا دنیا سے چلا گیا لیکن اس کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی تو مولوی جلال الدین شمس قادیانی نے اس کی یہ تاویل کی ''خاکساری کی رائے میں یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت اُم المومنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ (تذکرہ حاشیہ ص 39)

یہ عجیب بات ہے کہ مرزا کہتا ہے کہ الہام پورا نہیں ہوا اور مرید کہتا ہے الہام پورا ہو گیا ہے۔

ع

من چہ سرایم وطنبورہ من چہ مے سراید

63-مرید کے ہاں عالم کباب پیدا ہونے کی پیش گوئی جو پیدا نہ ہو سکا:

مرزا قادیانی کو مریدوں کے گھروں میں حمل ٹھہرنے کا انتظار رہتا تھا جونہی کسی مرید کی بیوی

امید سے ہوتی وہ فوراً بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کر دیتا تھا۔ 1906ء میں مرزا کو معلوم ہوا کہ اس کے مرید منظور محمد کے گھر میں امید ہے تو اس نے جھٹ سے پیش گوئی جڑ دی اور کہا منظور محمد کے گھر میں بیٹا پیدا ہو گا اور اس کا نام بشیر الدولہ ہو گا۔

کچھ دنوں بعد کہا اس لڑکے کے دو نام ہوں گے۔ بشیر الدولہ اور عالم کباب پھر 19 جون 1906ء کو اس لڑکے کے 9 نام بتائے۔ (1) کلمۃ العزیز (2) کلمۃ اللہ خان (3) ورڈ (4) بشیر الدولہ (5) شادی خان (6) عالم کباب (7) ناصر الدین (8) فاتح الدین (9) ھذا یوم مبارک۔ (تذکرہ ص 260)

لیکن منظور محمد کے ہاں نو ناموں والا یہ لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ 17 جولائی 1906ء کو لڑکی پیدا ہوئی (حقیقۃ الوحی ص 103، تذکرہ ص 651)

مرزا پر جب ہر طرف سے طعنوں کی بوچھاڑ ہوئی تو اس نے کہا کہ چونکہ اس لڑکے کی پیدائش کے موقع پر ایک عظیم زلزلہ آنا تھا اس لیے میں نے اس کے تاخیر سے آنے کی دعا کر دی ہے۔

(روحانی خزائن جلد 22، ص 103 حاشیہ)

بالفاظ دیگر آئندہ کسی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہو گا لیکن یہ ایسی منحوس پیش گوئی تھی کہ منظور محمد کا خانہ ہی خراب ہو گیا یعنی اس کی بیوی مر گئی اور اس عالم کباب کے دنیا میں آنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہا۔ اس پر منظور الٰہی قادیانی نے اس پیش گوئی کو متشابہات میں سے قرار دیا۔ (البشریٰ ج 2، ص 116)

قادیانی دوستو!

واللہ ہمارا مقصد تمہاری دل آزادی نہیں کرنا ہے بلکہ تمہیں سمجھانا مقصد ہے مرزا صاحب کی ان پیش گوئیوں کو ان کے اس فتویٰ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5، ص 323)

www.khatmenubuwwat.org

۶۴ مرزا غلام احمد کی موت کی جگہ کی پیش گوئی

موت کا وقت مقرر ہے لیکن کب اور کہاں موت آئے گی یہ کسی کو معلوم نہیں ہے یہ علم غیب ہے جو کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے......

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں موت آنے اور وہاں دفن ہونے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے اس کا حق پہنچتا ہے اس لیے کہ مقدس سرزمین میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت کی بات ہے لیکن ایک شخص الہام اور وحی کا دعویٰ دار ہو اور وہ بڑے اصرار سے دعویٰ کرے کہ میں مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مروں گا اور وہ کہیں اور مر جائے تو یہ بات سمجھ جانی چاہیے کہ وہ شخص اپنے دعویٰ وحی والہام میں جھوٹا تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان لگایا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے تقریباً اڑھائی برس پہلے 14 جنوری 1906ء کو یہ دعویٰ کیا کہ وہ مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ (تذکرہ ص584 طبع دوم)

لیکن مرزا 26 مئی 1908ء کو ہیضہ کی مرض میں مبتلا ہو کر لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔

مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں مرنا تو در کنار اسے یہ مقدس مقامات دیکھنے بھی نصیب نہ ہوئے۔ اس نے صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کیا۔ اس پر تذکرہ کے مصنف نے یہ تاویل کی۔

کہ اس سے مکی اور مدنی فتوحات مراد ہیں۔

حالانکہ یہ تاویل مرزا کی وحی کے اصل الفاظ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔

مرزا غلام احمد کی چندنا کامیاں (مولانا یوسف لدھیانوی مرحوم کے قلم سے)

65- لیکھرام کے مقابلہ میں شکست

مرزا نے رسالہ ''سرمہ چشم آریہ'' میں آریوں کو مباہلہ کی دعوت دی اور فریقین کے لیے

مباہلہ کا مضمون خود لکھ کر شائع کیا جس کو وہ بطور مباہلہ پڑھ کر سنائیں گے اور یہ بھی قرار دیا کہ مباہلہ کے بعد:

''پھر فیصلہ آسمانی کے انتظار کے لیے ایک برس کی مہلت ہوگی۔ پھر اگر برس گزرنے کے بعد مولف (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) پر کوئی عذاب اور وبال نہ نازل ہوا' یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان پانچ سو روپے ٹھہرے گا جس کو برضا مندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ با آسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے' داخل کر دیا جائے گا اور درحالات غلبہ خود بخود اس روپے کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے۔ اب ہم ذیل میں ہر دو مضمون کاغذ مباہلہ کو لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتے ہیں۔''

(سرمہ چشم آریہ ص251' روحانی خزائن جلد2 ص301)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے مرزا کی اس تحریر کے نکات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

1- مرزا نے اپنی طرف سے مباہلہ کا مضمون شائع کر دیا اور آریوں کو دعوت دی کہ وہ بھی مباہلہ کا مضمون مرزا کے مقابلہ میں شائع کر دیں۔

2- مباہلہ کا مضمون جس تاریخ کو فریق مخالف شائع کرے گا اس تاریخ سے ایک سال تک فیصلہ کی معیاد ہوگی۔

3- اگر اس تاریخ سے ایک برس کے عرصہ میں مرزا پر عذاب و وبال نازل ہوا تب بھی یہ سمجھا جائے گا کہ مرزا مباہلہ ہار گیا اور اگر فریق مخالف پر اس عرصہ میں عذاب نازل نہ ہوا تب بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا اور فریق مخالف کے ہارنے کی صرف ایک صورت ہے کہ اس پر ایک برس کے عرصہ میں عذاب و وبال نازل ہو جائے۔

4- اگر مرزا مباہلہ میں جھوٹا ثابت ہو (جس کی اوپر دو صورتیں ذکر ہوئی ہیں) تو وہ فریق

www.khatmenubuwwat.org

مخالف کو پانچ سو روپے تاوان دے گا' جس کو پیشگی جمع کرانے کے لیے تیار ہے اور اگر فریق مخالف ہار جائے تو مرزا کی طرف سے تاوان کا کوئی مطالبہ نہیں۔ فریق مخالف پر مباہلہ کی بددعا کے آثار کا ظاہر ہو جانا ہی اس کے لیے کافی تاوان ہے۔

ان چار نکات کو اچھی طرح ذہن میں رکھنے کے بعد اب آگے سنیے!

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ دعوت مباہلہ آریوں کی طرف سے پنڈت لیکھ رام نے قبول کر لی' چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھتا ہے:

''واضح ہو کہ میں نے سرمہ چشم آریہ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کے لیے بلایا تھا...... میری اس تحریر پر پنڈت لیکھ رام نے اپنی کتاب ''خبط احمدیہ'' میں جو 1888ء میں اس نے شائع کی تھی...... میرے ساتھ مباہلہ کیا (آگے لیکھ رام کا طویل مضمون نقل کیا ہے جس کے اخیر میں لیکھ رام نے لکھا)

''اے پرمیشر! ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر' کیونکہ کاذب' صادق کی طرح تیرے حضور عزت نہیں پا سکتا۔''

(روحانی خزائن جلد 22' ص 326 تا ص 332)

نتیجہ: لیکھ رام نے 1888ء میں مرزا کے ساتھ مباہلہ کیا۔ مرزا کی طے کردہ شرط کے مطابق لیکھ رام پر ایک سال میں عذاب نازل ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوا لہٰذا لیکھ رام نے مرزا کے مقابلہ میں مباہلہ جیت لیا اور مرزا پنڈت لیکھ رام کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

عیسائیّت کے خاتمہ میں ناکامی

قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار ''قلقل بجنور'' کے نام مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک خط لکھا۔ جو اخبار ''بدر'' قادیان 19 جولائی 1906ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

''میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں' یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت اور

عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(اخبار ''بدر'' قادیان نمبر 92' جلد نمبر 2' 19 جولائی 1906ء)

(بحوالہ قادیانی مذہب فصل ساتویں نمبر 39)

نتیجہ: مرزا صاحب اپنے مشن میں کہاں تک کامیاب ہوئے؟ یہ داستان قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل کی زبانی سنیے! اخبار لکھتا ہے:

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت میں عیسائیوں کے (137) مشن کام کر رہے ہیں یعنی ہیڈ مشن۔ ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہیڈ مشن میں اٹھارہ سو سے زائد پادری کام کر رہے ہیں۔ (403) ہسپتال ہیں جن میں (500) ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ (43) پریس ہیں اور تقریباً (100) اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ (51) کالج (617) ہائی اسکول اور (61) ٹریننگ کالج ہیں۔ ان میں ساٹھ ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ اس مکتی فوج میں (308) یورپین اور (2886) ہندوستانی مناد کام کرتے ہیں۔ اس کے ماتحت (507) پرائمری سکول ہیں' جن میں (18675) طالب علم پڑھتے ہیں۔ (18) بستیاں اور گیارہ اخبارات ان کے اپنے ہیں' اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں (3290) آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے روزانہ (224) مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں مسلمان کیا کر رہے ہیں وہ تو اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ عیسائی مشنریوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا

www.khatmenubuwwat.org

ہے۔ ہندوستان بھر میں ہمارے دو درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن مشکلات میں کام کر رہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 19 جون 1941ء ص 5)

الفضل کی یہ شہادت مرزا صاحب کی وفات سے 33 سال بعد کی ہے' جس سے معلوم ہوا کہ نہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے عیسائیت کا کچھ بگڑا' نہ تثلیث کے بجائے توحید پھیلی' نہ عیسائیت کے پھیلاؤ کو روکنے میں انہیں کامیابی ہوئی' اس لیے ان کی یہ بات سچی نکلی: ''اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔'' ''اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

67,68- مسیح موعود ہونے کی علامات منطبق کرنے میں ناکامی

علامت نمبر1 ''حدیث میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے۔''

(حقیقت النبوۃ......صفحہ 192' از مرزا محمود احمد)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ ''نشانی آسمانی'' میں شاہ نعمت اللہ ولی کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں مشہولہ می بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لیے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے۔ جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔''

(نشان آسمانی صفحہ 14' روحانی خزائن صفحہ 374' جلد 4)

قارئین کرام! مرزا کا یہ رسالہ ''نشان آسمانی'' جون 1892ء میں لکھا گیا (جیسا کہ اس کی

لوح پر درج ہے) مرزا لکھتا ہے کہ چالیس میں سے دس برس گزر چکے ہیں۔ گویا مسیح موعود کی عمر پوری کرنے کے لیے تیس سال ابھی باقی تھے۔ اب 1892ء میں تیس کا عدد جمع کیجیے تو 1922ء تک زندہ رہنا چاہیے تھا' گویا مسیح موعود کی مدت قیام پوری کرنے کے لیے مرزا کو 1922ء تک زندہ رہنا چاہیے تھا مگر افسوس کہ مرزا نے سولہ برس بھی پورے نہ کیے بلکہ مئی 1908ء میں دنیا سے رخصت ہوا۔ معلوم ہوا کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی غلط تھا اور چالیس سال زندہ رہنے کا جو الہام تھا وہ بھی جھوٹ تھا۔

علامت نمبر2 حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شادی کریں گے۔

(مشکورۃ......صفحہ 480)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ''نکاح آسمانی'' کی تائید میں اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اس پیشگوئی (یعنی محمدی بیگم سے مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح آسمانی کی الہامی پیش گوئی۔ ناقل) کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔ یتزوج ویولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ باتیں پوری ہوں گی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 53' خزائن جلد 11' صفحہ 337)

مرزا کی یہ تحریر 1896ء کی ہے۔ اس وقت تک مرزا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں اور ان سے اولاد بھی تھی مگر مرزا کے بقول وہ عام شادیاں تھیں جن میں کچھ خوبی نہیں۔ وہ خاص شادی جو بطور

نشان کے تھی اور جس کی رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی، وہ مرزا کو نصیب نہ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق مرزا مسیح موعود نہیں تھا۔

نوٹ: ان علامات میں طویل کلام کی گنجائش ہے، اختصار کے پیش نظر انہی دو علامتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے (مؤلف)

68 تا 70 اہم کارنامے سرانجام دینے میں ناکامی

1 ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"اگر سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے، یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا۔"

(ص 30 تا 35)

نتیجہ: مرزا صاحب کی یہ تحریر غالباً جنوری 1897ء کی ہے، گویا سچا ہونے کی صورت میں مرزا صاحب کو 1903ء تک یہ سارے کارنامے انجام دینے تھے اور اگر وہ یہ شرط پوری نہ کرسکیں تو انہوں نے اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لینے کی قسم کھا رکھی تھی۔ سات سال کے عرصے میں مرزا صاحب نے جن کارناموں کا وعدہ کیا تھا وہ ان سے ظاہر نہ ہوسکے۔ اس لیے وہ اپنی قسم کے مطابق کاذب ٹھہرے۔

1311ھ میں رمضان المبارک کی تیرہویں تاریخ کو چاند گہن اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گہن ہوا تو مرزا صاحب نے اس کو اپنی مہدویت کی دلیل ٹھہرایا، ان کے خیال میں یہ خارق

عادت واقعہ تھا جو کسی مدعی مہدویت و مسیحیت کے وقت میں کبھی رونما نہیں ہوا۔ چنانچہ رسالہ انوار اسلام میں لکھتے ہیں:

"اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔"

(ص 47)

"یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتداء سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینے میں ایسے طور سے اکٹھے ہوگئے ہوں کہ اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت بھی موجود ہو۔"

(ص 48)

مگر افسوس ہے کہ یہ مرزا صاحب کی ناواقفیت تھی، ورنہ 18ھ سے 1312ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان میں چاند گہن اور سورج کا اجتماع ہوا اور ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعیان نبوت مہدویت بھی ہوئے۔

مگر خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ مرزا صاحب کو خود ان کی نادانی سے جھوٹا ثابت کریں اس لیے اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے قلم سے مندرجہ ذیل چیلنج لکھوایا:

"اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کرسکتے ہیں تو پیش کریں تو اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص 82)

نتیجہ: ایک نہیں چار ثبوت پیش کرتا ہوں۔

-1 117ھ میں خسوف و کسوف کا اجتماع رمضان میں ہوا جبکہ ظریف نامی مدعی مغرب میں موجود تھا۔

-2 127ھ میں پھر اجتماع ہوا اس وقت صالح بن ظریف مدعی نبوت موجود تھا۔

www.khatmenubuwwat.org

3- 1267ھ میں اجتماع ہوا۔اس وقت مرزا علی محمد باب ایران میں سات سال سے مہدویت کا ڈنکا بجا رہا تھا۔

4- 1311ھ میں بھی اجتماع ہوا۔اس وقت مہدی سوڈانی سوڈان میں مسند مہدیت بچھائے ہوئے تھا۔

اگرچہ اور مدعیان نبوت و مہدویت کے زمانے میں بھی خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا رہا۔(تفصیل کے لیے دیکھیے ''دوسری شہادت آسمانی'' مولفہ مولانا ابو احمد رحمانی ''ائمہ تلبیس'' اور ''رئیس قادیان'' تالیف مولانا ابوالقاسم دلاوری) مگر مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے یہ چار شہادتیں بھی کافی ہیں۔

۲ مرزا صاحب تحفۃ الندوہ میں ص 5 میں لکھتے ہیں:

1- ''اگر میں صاحب کشف نہیں تو جھوٹا ہوں۔''

2- ''اگر قرآن سے ابن مریم کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں۔''

3- ''اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں بٹھادیا تو میں جھوٹا ہوں۔''

4- ''اگر قرآن نے سورہ نور میں نہیں کہا اس امت کے خلیفے اسی امت میں ہوں گے تو میں جھوٹا ہوں۔''

5- ''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔''

نتیجہ: ان دعوؤں میں سے ہر دعویٰ غلط ہے۔اس لیے اپنی تحریر کے مطابق مرزا صاحب پانچ وجہ سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

۳ تحفۃ الندوہ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: ان یک کاذبا...... مسرف کذاب۔یعنی اگر یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ ہی اس کو ہلاک کر دے گا لیکن اگر سچا ہے تو پھر بعض تم سے اس کی پیش گوئیوں کا نشانہ بنیں گے اور اس

کے دیکھتے دیکھتے اس دارالفناء سے کوچ کریں گے۔اب اس معیار کی رو سے جو خدا کی کلام میں ہے مجھے آزماؤ اور میرے دعویٰ کو پرکھو۔''

(ص4)

نتیجہ: ہم نے اس معیار پر مرزا صاحب کے دعویٰ کو پرکھا تو معلوم ہوا کہ

(ا) مرزا صاحب کا مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلہ ہوا اور مرزا صاحب اپنے حریف کے دیکھتے دیکھتے تباہ ہوگئے اور ان کے جھوٹ نے ان کو ہلاک کردیا۔

(ب) مرزا صاحب نے اپنے ایک اور حریف مولانا ثناء اللہ مرحوم کے مقابلے میں بددعا کی کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہو جائے اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے دیکھتے دیکھتے مرزا صاحب ہلاک ہوگئے۔

(ج) اپنے رقیب مرزا سلطان محمد صاحب کے حق میں مرزا صاحب نے موت کی پیش گوئی کی، مگر سلطان محمد کے دیکھتے دیکھتے مرزا صاحب ہیضہ کی موت کا نشانہ بن گئے۔

(د) اپنے ایک اور حریف ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کو مرزا صاحب نے فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار دکھائی اور دعا کی کہ ''اے میرے رب سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ کردے۔'' مگر ڈاکٹر صاحب کے دیکھتے دیکھتے مرزا صاحب تباہ ہوگئے اور ان کے جھوٹ نے ان کو ہلاک کردیا۔ یہ چار گواہ مرزا صاحب کے مقرر کردہ معیار پر ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔

71- افغانستان میں قدم جمانے میں ناکامی

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کرنے کے بعد اپنے دو مرید عبدالرحمٰن اور عبداللطیف تبلیغ کے لیے افغانستان بھیجے، تبلیغ کی آڑ میں وہ برطانوی حکومت کے لیے جاسوسی بھی کرتے تھے، امیر حبیب اللہ خان کے عہد میں 1903ء میں دونوں کو بجرم ارتداد سنگسار کیا گیا...... اس پر امیر حبیب اللہ خان کے نام مرزا قادیانی نے احتجاجی خط لکھا تو امیر نے جواب دیا ایں جا بیا یعنی یہاں آکر

www.khatmenubuwwat.org

بات کرو......مرزا نے یہ غیرت مندانہ جواب سن کر سکوت اختیار کر لیا۔ تاہم اس واقعہ کی یاد میں اس نے تذکرۃ الشہادتین نامی کتاب تحریر کی۔

(ملخص از تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت ص119)

ایک شخص نعمت اللہ قادیانی کو افغانستان میں جاسوسی کے لیے مقرر کیا گیا لیکن جولائی 1924ء میں وہ گرفتار ہو گیا اور افغان گورنمنٹ نے سنگسار کر ڈالا۔ پھر فروری 1925ء میں دو اور قادیانی ملاں عبدالحلیم اور ملاں نور علی اسی پاداش میں قتل کیے گئے۔ پہلا قادیانی جو افغانستان میں ہلاک کیا گیا وہ صاحبزادہ عبداللطیف تھا جو مرزا محمود کے بیان کے مطابق جہاد کی مخالفت کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔

(تحریک ختم نبوت ص29)

☆ ☆ ☆

قادیانیت کی ناکامیاں ۱۹۳۰ تا ۲۰۰۸ء

72- قادیان میں مجلس احرار اسلام کے دفتر کا قیام

مرزا بشیر الدین محمود نے قادیان کو ایک ریاست کا درجہ دے رکھا تھا اور وہ اپنے نافرمان مریدوں اور مسلمانوں پر ہر ظلم روا رکھتا تھا' قادیانی عورتوں کی عزتیں محفوظ نہ تھیں' احتجاج کرنے والے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کر کے ان کا دماغ درست کرتا تھا۔ عبدالکریم مباہلہ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا وہ اپنی بہن کی عصمت دری پر سراپا انتقام بن گیا اور اس نے اخبار مباہلہ جاری کیا وہ ہر شمارہ میں مرزا محمود کو اپنی پاک دامنی پر دعوت مباہلہ دیتا تھا۔ مرزا محمود نے مباہلہ کا مکان جلا دیا تو اس نے امرتسر سے اخبار نکالا۔ بعدازاں چوہدری افضل حق سے ملاقات کر کے ان کو مرزا محمود کے مظالم سے مطلع کیا تو ان کی تحریک پر مجلس احرار اسلام نے اپنی جماعت کا قادیان میں دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا۔ اس غرض کے لیے زمین خریدی گئی۔ مدرسہ قائم کیا گیا۔ کھڈیاں لگائی گئیں" قادیان کے مظلوم مسلمانوں' ہندوؤں اور سکھوں کو مضبوط سہارا مل گیا مولانا عنایت اللہ چشتی' مولانا محمد حیات' ماسٹر تاج الدین انصاری اور ان کے رفقاء نے 1947ء تک قادیان میں رہ کر قادیانیوں کے سینوں پر مونگ دلے۔

بہرحال اس روئداد سے قادیانیت کی دو ناکامیاں سامنے آتی ہیں۔

1- مولانا عبدالکریم مباہلہ کا مشرف باسلام ہونا۔ قادیانیوں کے حملہ سے بچنا اور اخبار مباہلہ کے ذریعہ مرزا محمود کے کردار کو بے نقاب کرنا۔

www.khatmenubuwwat.org

2- مجلس احرار اسلام کا قادیانی ریاست میں فاتحانہ انداز میں داخل ہونا وہاں دفتر اور مدرسہ قائم کرنا مسلمانوں کو قادیانیوں کی دست برد سے بچانا اور مرزائی سازشوں کا موثر انداز میں جواب دینا۔

73- قادیان میں احرار کانفرنس

21 تا 23 اکتوبر 1934ء کو قادیان میں احرار کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرزا محمود نے قادیان کی میونسپل حدود میں دفعہ 144 نافذ کر دی تو مجلس احرار نے میونسپل حدود سے باہر پنڈال بنایا۔ پورے ملک سے تقریباً دو لاکھ افراد شریک ہوئے۔ امیر شریعتؒ نے اس کانفرنس سے تاریخی خطاب کیا جو کہ ساری رات جاری رہی۔ مرزا محمود کی فریاد پر حکومت نے دسمبر 1934ء میں شاہ جی کو گرفتار کر لیا۔ دیوان سکھانند مجسٹریٹ گورداسپور نے 20 اپریل 1935ء کو چھ ماہ قید بامشقت کا حکم سنایا۔ آپ نے اس فیصلہ کے خلاف سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں اپیل کی۔ اس نے شاہ جی کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ پھر 6 جون 1935ء کو ایک تاریخی فیصلہ لکھا جس نے قادیانیت کو بے نقاب کر دیا۔

(تحریک ختم نبوت ص 80-81)

74- حضرت امیر شریعتؒ کے قتل کی ناکام سازش

مرزا محمود نے راجندر سنگھ آتش نامی ایک سکھ نوجوان کو دس ہزار روپے دے کر شاہ جی کے قتل پر تیار کیا۔ آدھی رقم پیشگی ادا کر دی گئی۔ راجندر سنگھ نے شاہ جی کی تقریر سنی تو اس کا ضمیر بیدار ہوا اور اس نے قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ مرزا محمود نے سی آئی ڈی کی معرفت اسے گرفتار کرا دیا۔ راجندر سنگھ نے عدالت میں اس سازش کے انکشاف کا ارادہ کیا تو اسے فی الفور رہا کر دیا گیا۔

(تحریک ختم نبوت ص 82)

75- مجلس احرار اسلام کے خاتمہ کی سازش

قادیانیوں نے پس پردہ رہ کر مسجد شہید گنج کا ملبہ مجلس احرار پر گرانا چاہا تاکہ یہ جماعت اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکے لیکن وہ اس سازش میں ناکام رہے۔

(ایضاً)

76- 1937ء کے الیکشن میں قادیانی امیدواروں کی ناکامی

1937ء کے الیکشن میں مجلس احرار اسلام نے حصہ لیا۔ اگرچہ جماعت خود کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس نے ایک بھی قادیانی منتخب نہ ہونے دیا۔ یہ مجلس احرار کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

(ایضاً)

77- علامہ اقبال کی ضرب کلیمانہ

قادیانیوں نے علامہ اقبال کو دام مرزائیت میں پھنسانا چاہا لیکن ناکام رہے۔ انہوں نے یہ بے بنیاد خبر شائع کی کہ اقبال نے ایک مرزائی خاتون سے شادی کر لی ہے۔ اقبال نے اس کی پرزور تردید کی اور 1935ء سے 1938ء تک کے عرصہ میں قادیانیت کے خلاف نظم و نثر میں تاریخی تجزیہ پیش کیا جس سے جدید تعلیم یافتہ نے قادیانیت کی حقیقت سمجھی اور اس جماعت کے مکروفریب سے آگاہ ہوئے...... قادیانیوں کی نظر میں اقبال کے یہ ناقابل معافی جرائم تھے۔ اس لیے انہوں نے اقبال کی کردار کشی کی روایت اپنائی جو کہ آج تک برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

78- کشمیر کمیٹی کی آڑ میں سیاسی اثر و رسوخ کی ناکام کوشش

مرزا بشیر الدین نے کشمیر کمیٹی کی آڑ میں مسلمانوں میں شامل ہو کر رسوخ پیدا کرنا چاہا۔ انگریز حکام کی تحریک پر بعض سرکاری مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن علامہ اقبال نے اس طلسم کو توڑ دیا۔ مرزا بشیر الدین صدارت سے الگ ہو گئے۔ کشمیر کمیٹی جولائی 1931ء میں بنی اور

مئی، جون 1933ء میں اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی۔

(تحریک ختم نبوت از شورش)

انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کا اخراج

انجمن حمایت اسلام مسلمانوں میں گہرا اثر رکھتی تھی۔ قادیانیوں نے اس کی مجلس عاملہ اور دیگر شعبوں میں جگہ بنالی تھی۔ علامہ اقبال کی تحریک پر انجمن حمایت اسلام نے اپنے تمام شعبوں سے قادیانی نکال دیئے۔

مرزائیت کا سیاسی احتساب

مولانا ظفر علی خاں نے اپنے اخبارات کے ذریعہ قادیانیوں کا سیاسی محاسبہ کیا اور وہ مذہبی طور پر مسلمانوں سے الگ ہونے کے باوجود سیاسی طور پر جو فوائد سمیٹ رہے تھے۔ اس پر کاری ضرب لگائی۔

طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے قادیانیوں کا اخراج

طبیہ کالج علی گڑھ یونیورسٹی کا پرنسل مرزائی تھا اور وہ چن چن کر مرزائیوں کو جمع کر رہا تھا۔ مسلمان طلباء کی درخواست پر مولانا ظفر علی خان 26 نومبر 1934ء کو علی گڑھ تشریف لے گئے اور قادیانیت کے فتنہ کو بے نقاب کیا۔ آپ کی کوشش سے آئندہ کے لیے یونیورسٹی میں قادیانیوں کی بھرتی رک گئی۔ اس کے بعد آپ ہر سال وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کی جدوجہد سے علی گڑھ میں قادیانی کا لفظ ایک گالی بن کر رہ گیا۔

82-ایڈریس پڑھنے میں سر ظفر اللہ خان کی ناکامی

وائسرائے کی ہدایت پر گورنر نے سر ظفر اللہ خان سے کانوینشن ایڈریس پڑھوانے پر یونیورسٹی کے ارباب اقتدار کو تیار کیا لیکن طلبہ نے فی الفور احتجاج کیا اور منسوخ کرا ڈالا۔

83-پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کے ادھورے خواب

مرزا محمود نے 1947ء سے 1952ء تک متعدد خطبے دیئے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ ہماری کوشش ہے کہ پاکستان سلامت نہ رہے اور دوبارہ دونوں ممالک ایک ہو جائیں۔ ہم بلوچستان کو احمدی صوبہ بنا کر رہیں گے۔ ان دنوں ظفر اللہ خان پاکستان کا وزیر خارجہ تھا۔ اس کے بیانات اور سرگرمیوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ان حالات میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم نے اہم دینی و سیاسی جماعتوں پر مشتمل ایک مجلس عمل قائم کی گئی جس کے صدر مولانا ابوالحسنات قادری تھے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ تحریک چلائی گئی مجلس عمل کے وفد خواجہ ناظم الدین سے کئی بار ملے اور اپنے مطالبات پیش کیے۔ اس نے بے پناہ امریکی دباؤ کی وجہ سے مطالبات مسترد کر دیئے۔ سکندر مرزا اور جنرل اعظم خان نے بے پناہ تشدد کر کے تحریک دبا دی۔ اس تحریک کے شہداء کا مقدس خون بالآخر رنگ لایا اور سر ظفر اللہ خان کو تحفظ دینے والی حکومت ہی ختم ہوگئی۔

1953ء کی تحریک کا دوسرا نتیجہ 1974ء میں ظاہر اور قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔

1- تحریک ختم نبوت اور آغا شورش کاشمیری

2- تحریک ختم نبوت 1953ء از مولانا اللہ وسایا

3- تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ از راقم الحروف

84-منیر انکوائری رپورٹ کا پوسٹ مارٹم

1953ء کے فسادات کی تحقیق کے لیے حکومت نے جسٹس منیر کی قیادت میں ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جس نے اپنی مرتب کردہ رپورٹ میں علماء کرام کا جی بھر کر مذاق اڑایا اور درپردہ قادیانیت کی پشت پناہی کی، اس رپورٹ کے عربی، انگریزی تراجم بھی شائع کیے گئے۔ مولانا

www.khatmenubuwwat.org

ترجمہ کے ساتھ اسے بیرونی ممالک میں اچھی طرح پھیلایا۔اس طرح منیر انکوائری رپورٹ کی اشاعت سے قادیانیوں کی جو توقعات تھیں پوری نہ ہوسکیں۔

85-سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج

مولانا مودودی نے دوسرا بڑا کام یہ کیا کہ 1985ء میں عرب ممالک نے پاکستان سے جو فوجی ماہرین منگوائے تھے۔ان میں زیادہ تر قادیانی تھے جو کہ اسرائیل کے لیے عرب ممالک کی جاسوسی کررہے تھے۔مولانا مودودی کے توجہ دلانے پر عرب ممالک نے قادیانیوں کو نکال باہر کیا۔

(تحریک ختم نبوت)

86-افریقی ممالک میں قادیانیت کے پھیلاؤ میں کمی

افریقی ممالک میں قادیانی اپنے پاؤں مضبوط کررہے تھے۔ان کے اثر ورسوخ میں کمی اور وہاں کے مسلمانوں کو حقائق سے آگاہ کرنے میں درج ذیل علماء کرام کا بہت بڑا کردار ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا مودودی، مولانا عبدالعلیم صدیقی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوااور 1987ء میں جنوبی افریقہ میں مقدمہ کی پیروی کے لیے جانے والے تمام حضرات۔

ان حضرات کی جدوجہد سے قادیانیت وہاں سمٹ کررہ گئی ہے۔ان حضرات نے تحریر وتقریر، مناظرہ ومباہلہ ہر طریقہ سے قادیانیت کا محاسبہ کیا ہے اور ہزاروں قادیانی ان حضرات کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔

87-ایم ایم احمد کے قائم قائم مقام صدر بننے میں ناکامی

ایم ایم احمد مرزا قادیانی کا پوتا تھا۔اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز رہ کر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی فضا تیار کرنے میں اس کا نمایاں کردار تھا۔

صدر یحییٰ خان ایک دفعہ کسی بیرونی دورہ پر گیا اور ایم ایم احمد کو اپنا مقائم مقام صدر مقرر کیا۔

محمد اسلم قریشی جو کہ قادیانیت سے حد درجہ متنفر تھے۔انہوں نے اس وقت جبکہ ایم ایم احمد حلف اٹھانے جارہا تھا اور لفٹ میں سوار تھا اسے جالیا اور خنجر سے پے درپے وار کرکے اسے زخمی کردیا یوں ایم ایم احمد کرسی صدارت پر بیٹھنے کی بجائے ہسپتال پہنچ گیا۔بلاشبہ یہ قادیانیت کی بہت بڑی ناکامی تھی۔

88- 1965ء کی جنگ میں قادیانیوں کی ناکامی

آغا شورش کاشمیری کی روایت کے مطابق قادیانی امت نے 1965ء کی جنگ کا ڈول استعماری ہدایت پر ڈالا تھا۔جنرل اختر حسین ملک وغیرہ قادیانی جرنیل اس جنگ کے چھڑنے کا اہم سبب تھے۔یہ بات آغا صاحب کو نواب آف کالاباغ نے بتائی تھی یوں 1965ء کی جنگ چھڑنے سے پاکستان ٹوٹ جانے کے خواب قادیانی دیکھ رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بچالیا۔

(تحریک ختم نبوت)

89-وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کی سازشوں میں ناکامی

مشہور قادیانی وائس ایئر مارشل ایس ایم اختر کے ایئر مارشل بننے کا قوی امکان تھا لیکن اس کی خدمات پی آئی اے کو منتقل کی گئیں اور اس نے وہاں قادیانیوں کو خوب بھرتی کیا۔آغا شورش کاشمیری نے ذاتی طور پر صدر ایوب خان کو لکھا ہفت روزہ چٹان میں اداریہ تحریر کیا مجلس تحفظ ختم نبوت کو آگاہ کیا۔اس جدوجہد کے نتیجہ میں صدر ایوب خان نے ایس ایم اختر کو جبری طور پر ریٹائرڈ کردیا۔ایس ایم اختر نے ملازمت سے علیحدگی کے بعد ہوابازی کی تربیت کے لیے ایک ادارہ قائم کیا۔اس ادارہ کی آڑ میں اس کا منصوبہ قادیانی ہوابازوں کو عرب ممالک میں بھیجنے کا تھا۔

آغا صاحب نے اس پر ایک زوردار اداریہ لکھا اور یہ ادارہ ابتداء میں ہی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

(تحریک ختم نبوت 164,163 از شورش کاشمیری)

www.khatmenubuwwat.org

90- قادیانیت کا مذہبی احتساب

صدر ایوب خان اور یحییٰ خان کے ادوار میں قادیانی بیوروکریسی پر چھائے ہوئے تھے۔ قادیانیت کے خلاف کچھ لکھنا یا کہنا قانوناً جرم تھا۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر کہنے کے جرم میں متعدد علماء کرام نے مختصر اور لمبی مدت کی سزائیں کاٹیں لیکن انہوں نے حضور ﷺ سے محبت کی شمع کی لو کم نہ ہونے دی۔ 1958ء سے 1971ء تک علماء کرام کی جدوجہد سے تاریخ کے اوراق بھرے ہوئے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ ایوان اقتدار میں خاصی رسائی کے باوجود علماء کرام کی محنت کی وجہ سے قادیانیت عوام میں نہ پنپ سکی اور مسلمانوں کو ورغلانے میں ناکام رہی۔

91- ایئر مارشل ظفر چوہدری کی معطلی

بھٹو دور حکومت میں پاک فضائیہ کا سربراہ ظفر چوہدری قادیانی تھا۔ اس نے مسلمان افسروں کو ہٹا کر قادیانی افسروں کو آگے لانے کی مہم شروع کی۔ اسی اثناء میں ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے سالانہ جلسہ میں ظفر چوہدری نے مرزا ناصر احمد کو سلامی پیش کرنے کے لیے طیارے بھیجے۔ آغا شورش کاشمیری نے چٹان میں قلم اٹھایا جس کے نتیجہ میں حکومت چوکنا ہوگئی اور ذوالفقار علی بھٹو نے ظفر چوہدری کی چھٹی کرادی۔

92- قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قادیانیوں کے تشدد کے نتیجہ میں ملک بھر میں تحریک چلی جس کے نتیجہ میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر امت مسلمہ کا نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا۔ بلاشبہ یہ امت مسلمہ بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کی ایک بڑی اور شاندار کامیابی تھی۔

93- بلوچستان سے قادیانیوں کا اخراج

قادیانیوں نے بھٹو دور حکومت میں قرآن مجید کے محرف نسخے بلوچستان میں تقسیم کیے۔ اس کے خلاف جولائی 1973ء میں زبردست تحریک چلی فورٹ سنڈیمن اور اس کے ملحقہ علاقوں کا نظم ونسق بارہ دن تک معطل رہا۔ بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین سمیت چالیس علماء کرام گرفتار ہوئے۔ آخر کار بلوچستان حکومت سپر انداز ہوگئی۔ اس نے محرف قرآن کے تمام نسخے ضبط کر لیے اور قادیانیوں کو بلوچستان چھوڑنا پڑا۔

94- رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد

اپریل 1974ء میں رابطہ عالمی اسلامی مکہ مکرمہ نے تمام دنیا کی مسلمان تنظیموں کا ایک اجلاس بلایا جس میں دیگر امور کے علاوہ قادیانیت کے کفر کا مسئلہ پیش کیا گیا تو ایک سو نوے تنظیموں کے اس نمائندہ اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا...... اس کے تمام دنیا کے مسلمانوں پر نہایت ہی مفید اثرات مرتب ہوئے۔

95- سعودی عرب سے قادیانیوں کا اخراج

1973ء میں سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم سعودی عرب گئے اور آپ نے وہاں سے مختلف شعبوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکلوایا۔ عرب ممالک سے مجموعہ طور پر مولانا مرحوم بلا مبالغہ سینکڑوں قادیانیوں کو نکلوا چکے ہیں۔

96- 1984ء کا صدارتی آرڈیننس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کی قادیانیوں کے ہاتھوں پراسرار گمشدگی کے خلاف مجلس عمل نے ایک بھرپور تحریک چلائی۔ مولانا اسلم قریشی تو اس وقت برآمد نہ ہو سکے لیکن اس تحریک کے نتیجہ میں امت مسلمہ کو 1984ء کے صدارتی آرڈیننس کا تحفہ ملا۔

www.khatmenubuwwat.org

97-ووٹرلسٹوں سے قادیانیوں کے ناموں کا اخراج

چندسال پہلے حکومت پاکستان نے مسلمانوں کی ووٹرلسٹیں بنائیں۔ان میں قادیانیوں نے ہزاروں کی تعداد میں اپنے نام شامل کردیئے۔اس سازش کا انکشاف ہونے پر سفیرختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم متحرک ہوئے صدائے احتجاج بلند کی۔الیکشن کمشنر سے ملاقات کی۔اس مہم میں مجلس احرار اور مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں کے نمائندے بھی شریک رہے۔ہزاروں قادیانی ناموں کی نشاندہی کی گئی اوران کے نام حذف کیے گئے۔

98تا117-پاکستانی عدلیہ کے قادیانیوں کے خلاف اہم فیصلے

1- فیصلہ مقدمہ بہاولپور جو کہ تنسیخ نکاح مرزائی ومسلم کے سلسلہ میں 1926ء سے 1935ء تک زیر سماعت رہ کر فیصلہ ہوا جس کی پیروی کے لیے دارالعلوم کے مایہ ناز شیخ الحدیث حضرت سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیعؒ، شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی وغیرہ جیسے یگانہ روزگار علماء پیش ہوئے...... بالآخر مکمل بحث وتمحیص کے بعد جناب محمد اکبر صاحب ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے پونے دوصد صفحات پر مشتمل ایمان افروز فیصلہ اصادر فرمایا اور مسئلہ ختم نبوت کو انگریز سلطنت کے دور میں پہلی مرتبہ حل کرکے اپنے ایمان واخلاص کا حق ادا کردیا۔فجزاہ اللہ احسن الجزا۔ جس کی مکمل تفاصیل بعد حصول نقول از عدالت مسلسل پانچ سال تک محنت کرکے تین جلدوں میں تقریباً دوہزار صفحات پر مشتمل اسلامک فاؤنڈیشن ڈیوس روڈ لاہور نے شائع کردی ہیں۔

2- 25مارچ1954ء کومیاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

3- 3 جون 1955ء کو جناب شیخ محمد اکبر صاحب ایڈیشنل جج ڈسٹرکٹ راولپنڈی نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

4- 22مارچ1969ء کو شیخ محمد رفیق گوریجہ سول جج اور فیملی کوٹ جیمس آباد (سندھ) نے

فیصلہ دیا کہ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری غیر مسلم ہیں۔

5- 13 جولائی 1970ء کو سول جج سمار وجیمز آباد ضلع میرپور خاص نے اپنے فیصلے میں مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

6- 1972ء میں جناب ملک احمد خان صاحب کمشنر بہاولپور نے فیصلہ دیا کہ مرزائی مسلم امت سے بالکل الگ گروہ ہے۔

7- 8 فروری 1972ء میں چودھری محمد نسیم صاحب سول جج رحیم یار خان نے فیصلہ دیا کہ مسلمانوں کی آبادیوں میں قادیانیوں کو تبلیغ کرنے یا عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں۔

8- 28 اپریل 1973ء کو آزاد کشمیر کی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس کی۔

9- 19 جون 1974ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

10- 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر رابطہ عالم اسلامی کے فیصلہ کی تائید کی اور ایک اہم انقلابی قدم اٹھایا۔

11- 12 نومبر 1976ء مسٹر جسٹس آفتاب حسین لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ کہ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ بن سکتی ہے۔

12- 11اکتوبر1987ء جناب منظور حسین سول جج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے فیصلہ دیا کہ مسجد کے انتظام وانصرام کے حقدار صرف مسلمان ہیں۔

13- لاہور ہائیکورٹ ______ 1981ء

14- لاہور ہائیکورٹ ______ 1981ء

15- وفاقی شرعی عدالت ______ 1984ء

16- کوئٹہ ہائیکورٹ ______ 1987ء

17- لاہور ہائیکورٹ ______ 1989ء

www.khatmenubuwwat.org

18- لاہور ہائیکورٹ	________	1992ء
19- لاہور ہائیکورٹ	________	1994ء
20- سپریم کورٹ آف پاکستان	________	1993ء

117 تا126- قادیانیوں کے خلاف بین الاقوامی عدالتوں رفورموں کے فیصلے

نام		تاریخ فیصلہ
1- افغانستان	________	1903ء
2- ماریشش	________	1927ء
3- ترکی	________	جنوری1935ء
4- شام	________	1957ء
5- رابطہ عالم اسلامی	________	اپریل1974ء
6- ملائشیا	________	اکتوبر1982ء
7- جنوبی افریقہ	________	1987ء
8- اردن	________	1990ء
9- گیمبیا	________	1998ء
10- گنی بساؤ	________	مارچ2005ء

☆ ☆ ☆

www.khatmenubuwwat.org